ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ
۱۴ مئی ۱۹۶۵ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور
۲۵ پیسے

چہل احادیث - ارشاداتِ نبوی

مرسلہ:- ایم عبدالرحمٰن لدھیانوی (شیخوپورہ)

(۱) عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یارسول اللہ ای العمل افضل قال الایمان باللہ والجہاد فی سبیل اللہ (متفق علیہ)

حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! کونسا عمل سب سے اچھا ہے؟ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ پر صدق دل سے ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جان و مال قربان کر دینا۔

(۲) لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ)

تم میں اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے لئے اس کے ماں باپ، اس کی اولاد، الغرض تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

(۳) یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان (ماجہ - ترمذی)

جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکالا جائے گا۔

(۴) من کان اخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (ابوداؤد)

جس شخص کا کلام (آخری) لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۵) من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ (مسلم)

جو شخص بہت اچھی طرح وضو کرے (وضو کے آداب سنن و مستحبات کا اچھی طرح خیال رکھے۔) تو اس کے جسم سے سارے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے تک سے نکل جاتے ہیں

(۶) الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ (ابوداؤد و ترمذی)

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی (بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے)

(۷) مروا اولادکم وھم ابناء سبع واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع (ابوداؤد)

جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ دس سال کی عمر میں انہیں مار کر پڑھاؤ اور ان کو علیحدہ سلایا کرو۔

(۸) بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ۔ (ابوداؤد)

بندے اور کفر میں فرق صرف نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے کا ہے۔

(۹) اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین۔ (متفق علیہ)

جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرے۔

(۱۰) من ترک ثلث جمع تھاونا بھا طبع اللہ تعالیٰ علی قلبہ (متفق علیہ)

جو شخص تین جمعے مسلسل محض لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر کی مہر لگا دیتا ہے۔

(۱۱) صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (متفق علیہ)

جماعت کی نماز تنہا پڑھنے سے ثواب میں ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

(۱۲) ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں میں نماز پڑھنے والوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(۱۳) من صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم

کھڑے ہو کر (نفل) نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتا ہے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

(۱۴) افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل (مسلم)

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے۔

(۱۵) افضل الجہاد حج المبرور (متفق علیہ)

بہترین جہاد حج مقبول ہے۔

(۱۶) من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی

جس نے حج کعبہ تو کر لیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(۱۷) الصدقۃ تطفی غضب الرب (ترمذی)

صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(۱۸) اتقوا النار ولو بشق تمرۃ (صحیحین ونسائی)

جہنم سے بچو اگرچہ آدھے ہی چھوارے کا صدقہ کرنے سے ہو۔

(۱۹) من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

جو شخص ایمان و پابندیٔ شرع کے ساتھ حصولِ ثواب کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰) الغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیھا۔ (صحیحین)

خدا کے راستہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔

(۲۱) یغفر للشھید کل ذنب الا الدین (مسلم)

شہید کے تمام گناہ سوائے قرض (حق العباد) کے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲۲) کان رسول اللہؐ اذا غزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل (ابوداؤد)

حضورؐ جب جہاد شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ یا اللہ! تو ہی میرے بازو کی قوت ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں

باقی ۱۸ احادیث آئندہ شمارے میں

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

خدام الدین

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۰ | ۲۸ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۵۲

وزیر خارجہ کا نعرۂ حق

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے شیر کشمیر الحاج شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اب بھارتی استعداد کے خلاف فیصلہ کن کاروائی کا وقت آ گیا ہے۔ ہمیں عزم صمیم کے ساتھ بھارت کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور پاکستانی قوم کو متحد ہو کر اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دینا چاہیئے جس کے لئے شیر کشمیر نہایت ثابت قدمی کے ساتھ جنگ لڑ رہے ہیں تاکہ جموں و کشمیر کے عوام کو بھارتی استبداد کے پنجہ سے نجات دلائی جا سکے۔ اس موقع پر آپ نے لوگوں کو یہ یاد دہانی بھی کرائی کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم و ستم کے خلاف جہاد کرنا ایک مسلمان کا اولین فرض ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کا ظالمانہ اقدام اس وقت کیا گیا ہے جب رن کچھ کے تنازعہ کی وجہ سے پاکستان اور بھارت جنگ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور بھارت کی مسلح فوجیں پاکستان کی سرحد پر جمع ہیں۔ ظاہر ہے ان حالات میں شیخ صاحب کی گرفتاری ایک نئے بحران کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام جھگڑے تنازعہ کشمیر ہی کی پیداوار ہیں۔

مسٹر بھٹو نے اپنے بیان میں شیر کشمیر اور ان کے عزیز ساتھی مرزا افضل بیگ کو یقین دلایا ہے کہ انہیں اس ابتلاء اور قید و بند کے مصائب کے دوران یہ اعتماد رکھنا چاہیئے کہ ۵۰ لاکھ کشمیری عوام اور دس کروڑ پاکستانی باشندے متحد ہو کر اُن کے مشن کی تکمیل کے لئے کام کریں گے اور کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلا کر دم لیں گے۔ آپ نے صاف الفاظ میں کہا کہ بھارت نے ہر معاملہ میں پاکستان دشمنی کی راہ اختیار کر رکھی ہے لیکن اب اُسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکستان اپنے حقوق اور حفاظت کے لئے "بنیان مرصوص" (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) بن جائے گا، اس کے دفاعی حصار میں کوئی رخنہ نہیں ڈالا جا سکے گا اور اگر بھارت نے جنگ کی راہ اختیار کی تو پاکستان کے جیالے جوان اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

وزیر خارجہ پاکستان کے مندرجہ بالا بیان اسلامی تعلیمات کے عین مطابق اور پاکستانی عوام اور افواج کی مومنانہ آرزوؤں کا پورا آئینہ دار ہے۔ قرآن عزیز میں یہ ارشاد ربانی واضح طور پر موجود ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○

● بے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ (بنیان مرصوص) سیسہ پلائی دیوار ہیں۔ یہ آیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبت ان لوگوں سے ہے جو اللہ کی راہ میں دشمنوں کے مقابلہ پر ڈٹ جاتے ہیں اور میدان جنگ میں اس شان سے صف آرائی کرتے ہیں گویا وہ سب مل کر ایک مضبوط دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے اور جس میں کسی جگہ کوئی رخنہ نہیں پڑ سکتا۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ پاکستانی عوام واقعی اس وقت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ہیں اور وہ ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ خاص طور پر ہمارے ملک کے جیالے فوجی جوانوں کا تو یہ حال ہے کہ جب سے بھارت نے اپنی مسلح فوجیں ہماری سرحدوں پر پھیلا دی ہیں اور دونوں ملک جنگ کے کنارے کھڑے ہیں ان کے چہروں پر خوشی کی سرخیاں دوڑ گئی ہیں۔ جوش مسرت اور جذبہ جہاد کی گرمی سے ان کے چہرے تمتما اٹھے ہیں۔ ان کے ولولۂ ایمانی اور شوق کا یہ عالم ہے کہ شجاعت و مردانگی کے جوہر دکھانے کے لئے بیقرار بیٹھے ہیں۔ خود راقم الحروف کا چھوٹا بھائی فوج میں افسر ہے۔ اس نے گھر ایک خط لکھا جس سے اس کے جذبۂ ایمانی اور شوق جہاد کی ترجمانی ہوتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ جہاد کی تڑپ اور لگن کس طرح ہمارے فوجی بہادروں کے دلوں میں جوش مار رہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

بھائی جان! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے مواقع بہت کم عطا فرماتا ہے کہ جب وہ ملک و قوم کے کام آ سکیں۔ اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ اب اس نے ہمیں ایک موقع دیا ہے کہ ملک کی کوئی خدمت کر سکیں۔ انشاءاللہ العزیز ہم ملک و قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے اور ثابت کر دیں گے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور خدائے واحد کی ذات پر بھروسہ رکھنے والے بندگان خدا دنیا کی ہر قوت کا منہ توڑ سکتے ہیں۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ایک اور واقعہ جو ہمارے فوجی جوانوں کی حوصلہ مندی کی نظیر ہے ملاحظہ فرمایئے۔ پاکستانی فوج کا ایک جیالا جوان لطفی جنرل سٹور آرائے بازار لاہور چھاؤنی سے بینٹل پالش (BROSSO) خریدنے کے لئے آیا۔ دکاندار نے کہا۔ "بھائی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں اور جنگ کے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں۔ کوئی چمکدار چیز میدان جنگ میں لے کر جانا فوجی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ دشمن چمکتی ہوئی چیز کا نشانہ فوراً لے سکتا ہے" فوجی جوان نے نہایت متانت سے جواب دیا۔ "صوفی صاحب! مجھے فوجی اصولوں کا پورا علم ہے۔ لیکن میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دشمن کے سامنے تکبر سے چلنا بھی عبادت ہے۔ اس لئے میں تو میدان میں بن ٹھن کر جاؤنگا تاکہ دشمن پر ہماری ہیبت اور وحشت طاری ہو اور اگر میں راہ حق میں

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مجلسِ ذکر :- جمعرات ۴، محرم الحرام، ۶ مئی ۱۹۶۵ء

آخرت کی نجات کے لیے کوشش کریں

از :- حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی
مرتبہ : خالد سلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے کہ اس نے ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی - آج کل اکثریت مسلمانوں کی بے نماز اور بے دین ہے - آخرت اور موت کا کوئی ڈر ہی نہیں - انہیں دنیا مطلوب، دنیا محبوب اور دنیا ہی مقصود ہے - حالانکہ انسانیت کی تخلیق کا مقصد کچھ اور ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

اور ہم نے جن اور انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے - اور اہل اللہ اسی کے متعلق فرماتے ہیں -

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

آج دنیا اطمینان قلب کے سامان جمع کر رہی ہے - کوئی دولت کی زیادتی کو چین تصور کرتا ہے - کوئی اولاد کی زیادتی زمین کی زیادتی اور عیش و عشرت کے سامان کی زیادتی کو اطمینان قلب کا ذریعہ سمجھتا ہے - حالانکہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ اطمینان و سکون صرف اور صرف ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے - ارشاد ہے -

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

خبردار - دلوں کو اطمینان و سکون صرف ذکر اللہ سے نصیب ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ کی یاد کے مختلف طریقے ہیں - نماز ہے قرآن میں غور و فکر اور اس کی تلاوت ہے ننانوے اسمائے خداوندی میں سے کسی ایک کا ورد کرنا ہے - درود شریف اور تسبیحات فاطمہ ہیں - استغفار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کردہ اذکار ہیں - مختلف مواقع پر مختلف دعائیں پڑھنا جو حضورؐ نے تعلیم فرمائی ہیں یہ سب اللہ کو یاد کرنے کے مختلف طریق ہیں اسی طرح افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ کثرت سے پڑھنا بھی ذکر میں شامل ہے -

حضرات! خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی ہے - تکلیف اور بیماری کے وقت صحت و تندرستی کی قدر معلوم ہوتی ہے - اسی طرح جب موت نظر آئے گی اس وقت انسان کہے گا - کہ کاش میں نے اپنی ۶۰، ۷۰ سالہ زندگی عبادت الٰہی میں گزاری ہوتی - وقت کی قدر کی ہوتی اور اس کو ذکر اللہ اور نیک کاموں میں صرف کیا ہوتا - لیکن اس کا اس وقت کا پچھتانا کچھ کام نہ آئے گا -

آج آپ کے پاس سب کچھ ہے - وقت، دولت اور صحت ہے - اس کو آپ نعمت سمجھیں - صحت و تندرستی جیسی کوئی نعمت نہیں - اس کی قدر کریں - خوب ذکر اللہ کریں اپنے فرائض کو بخوبی سر انجام دیں - اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں - غرض جہاں تک ہو سکے اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ اٹھائیں

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے آپ کو یہاں آنے کی توفیق بخشی ہے - ہزاروں ہمارے ایسے بھائی بھی ہیں - جن کو ذکر اللہ کا کوئی خیال ہی نہیں - جو اس وقت برائی اور بے حیائی کے اڈے پر سینما کے ٹکٹ خرید رہے ہوں گے - کئی فضول گپیں ہانک کر اور کئی سیاسی جھگڑوں میں وقت ضائع کر رہے ہوں گے -

معزز حاضرین! آپ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کریں - بری اور بد صحبت سے بچیں - اگر صحبت صالحہ نصیب نہ ہو تو نیک بندوں، بزرگان دین، صحابہ کرام رضؓ کے واقعات و حالات پڑھیں - مستند علمائے کرام کی کتابیں مثلاً حضرت مولانا ذکریا صاحب کے فضائل نماز، فضائل قرآن، فضائل تبلیغ، فضائل ذکر، حضرت اقدس شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات اور ان کے رسائل وغیرہ مطالعہ میں لائیں -

نیک لوگوں کے حالات پڑھ اور سن کر طبیعت میں نیکی کی رغبت ہو گی - ان ہی کی طرح زندگی بسر کرنے کا خیال آئے گا - نیک لوگوں کی صحبت اور ان کے حالات واقعات پڑھنے کا بے حد اثر ہوتا ہے - ہفتے میں ایک دن آپ یہاں نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھ کر ذکر اللہ کرتے ہیں - آپ بقیہ ایام اور اس دن میں ضرور فرق محسوس کرتے ہوں گے - اس دن آپ کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے - ذکر اللہ اور عبادت کی رغبت ہوتی ہے - حضرتؒ نے اصلاح نفس اور امراض روحانی سے نجات - کے لئے ہفتے میں لوگوں کی آسانی کے لئے جمعرات کا اجتماع رکھا تھا جو بحمداللہ تعالیٰ جاری ہے اور دعا ہے کہ تا قیامت جاری رہے -

اسلام کا سارا نظام اجتماعی ہے - سب عبادات اجتماعیت کی دعوت دیتی ہیں -

حضرتؒ جماعت کا فلسفہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ منڈی میں آم کے ٹوکرے ہیں گلے، سڑے کچے اور چھوٹے آم نیچے اور اچھے اچھے موٹے اور پکے آم اوپر ہوتے ہیں اور وہ سب بولی کے وقت ایک ہی بھاؤ بک جاتے ہیں -

اسی طرح اللہ تعالیٰ ساری جماعت کی نماز قبول کر لیتے ہیں اگر ایک کا ذکر قبول ہو گیا تو جتنے بھی یہاں بیٹھے ہیں - ان سب کا ذکر قبول ہو گیا -

حدیث میں ہے کہ اللہ کے ذکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں اور جو ان کے پاس کسی اور غرض سے بیٹھے ہوں - ان ذاکروں کی برکت سے ان کو بھی بخش دیتے ہیں - نیکوں کے پاس بیٹھنے والا نیک مشہور ہو جائے گا - چاہے وہ نیک نہ ہی ہو -

لیکن بدقسمتی ہے ہماری کہ مسلمانی کا دعوےٰ کرتے ہیں اور مسلمانی سے دور کا بھی واسطہ نہیں رسوم و رواج - شادی غمی کے طور طریق سب غیر اسلامی اپنا رکھے ہیں - نام صرف مسلمانوں کا ہے - باقی صورت سیرت کاروبار، لین دین، رسم و رواج غرض ہر ایک عمل غیر اسلامی ہے جن کاموں سے اسلام روکتا ہے وہ ہم اعلانیہ کرتے ہیں - سود حرام ہے - جمعہ کے دن نماز کے وقت کاروبار حرام ہے - لیکن ہم سود بھی لیتے ہیں اور جمعہ کی نماز کے وقت کاروبار بھی کرتے ہیں ہمارا مقصود بجائے یاد الٰہی اور عبادت کے دولت کمانا ہو گیا ہے - چاہے وہ حرام راستہ سے

باقی صفحہ ۱۶ پر

خطبہ جمعہ = ۷ رمئی ۱۹۶۵ء، ۵ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

فضائلِ عاشورہ

ازحضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہِ وکفٰی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد فاعوذ باللہِ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَآ اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ط

(پ ۱۰ ۔ س توبہ آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے ان میں سے چار (مہینے) عزت والے ہیں۔

بزرگان محترم!

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آج سے نہیں بلکہ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے احکام شرعیہ جاری کرنے کے لئے سال کے بارہ مہینے رکھے ہیں۔ جن میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔ جن میں گناہ و ظلم سے بچنے کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔ یہ چار مہینے رجب ذیقعد، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے دن ہی سے اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی حسب اندراج کتاب اللہ بارہ مہینے ہے۔ جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ایک رجب ہے جس کو اصم کہتے ہیں۔ یعنی یہ مہینہ مومن کے ظلم اور ذلت کو سننے سے بہرہ ہے اور مومن کی بزرگی اور شرف کو خوب سنتا ہے اور دو [illegible] مہینے مسلسل آتے ہیں۔ یعنی ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم مگر رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

محرم کا روزہ

غنیۃ الطالبین میں حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد فطرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محرم کے کسی دن کا روزہ رکھا اس کو ہر روزہ کے عوض تیس دن کے روزوں کا ثواب ملے گا

عاشورہ کا روزہ

اسی طرح حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اس کو دس ہزار فرشتوں کا، دس ہزار شہیدوں کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔

دوسری روایت

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اللہ اس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت صیام و قیام والی لکھ دیتا ہے۔ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کو ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ اللہ تعالےٰ جل شانہ، اس کے لئے ساتوں آسمانوں والوں کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

عاشورہ کے دن دوسرے بعض اعمال کا ثواب

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں جس نے عاشورہ کی شام کو کسی مومن کا روزہ کھلوایا تو گویا اس نے اپنی طرف سے (تمام) امت محمدیہؐ کا روزہ کھلوایا اور سب کا پیٹ بھرا۔

جس نے کسی یتیم کے سر پر عاشورہ کے دن ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ اس کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ اونچا کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن یعنی عاشورہ کے دن کا روزہ فرض کیا گیا تھا۔ تم (بھی) اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں کے خرچ میں دس روز وسعت کرو۔ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کو خرچ میں وسعت دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پورا سال اس کو کشائش عنایت کرتا ہے جس نے اس دن روزہ رکھا تو اس کے ۴۰ سال کے گناہوں کا اتار ہو جائے گا۔ نیز جو شخص شب عاشورہ میں رات بھر عبادت کرے اور صبح کو روزہ سے ہو وہ ایسا مر گیا کہ مرنے کا اس کو احساس بھی نہ ہو گا۔

حضرت سفیان ابن عینیہ کی تصدیق

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے اطلاع ملی کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ پورا سال اس کو وسعت دیتا ہے چنانچہ ہم نے ۵۰ برس برابر اس کا تجربہ کیا اور ہمیشہ روزی کی فراخی ہی دیکھی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا خدا کے مہینہ یعنی محرم میں اللہ نے کچھ لوگوں کی توبہ قبول کی اور کچھ کی توبہ قبول کرے گا۔

۵۰ برس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس نے ذی الحجہ کے آخری دن اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھا اس نے گذشتہ سال کو روزہ پر ختم کیا اور آئندہ سال روزہ سے شروع کیا اور اللہ نے ۵۰ برس کے گناہوں کا کفارہ اس کے لیئے کر دیا۔

موسیٰ علیہ اسلام سے تعلق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا۔ وجہ دریافت فرمائی تو یہودیوں نے عرض کیا۔ آج کے دن اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو فرعونیوں پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ اس وجہ سے ہم اس دن کو بڑا چاہتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری نسبت موسیٰؑ سے ہمارا تعلق زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔

یہود سے مشابہت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا" یا رسول اللہ یہود اور نصاریٰ بھی اس دن کو بڑا چاہتے ہیں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر آئندہ سال ہوئے تو انشاء اللہ ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔

دوسری روایت

میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

یوم عاشورہ کی فضیلت کے اسباب

حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا" یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام ایام پر فضیلت دی ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہاں! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور اسی طرح پہاڑوں اور سمندروں کو اسی دن پیدا کیا۔ لوح اور قلم کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ آدمؑ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ اور اسی دن جنت میں داخل کیا۔ ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کا فدیہ قربانی عاشورہ کے دن ہوا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے غرق کیا۔ ایوب علیہ السلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور کی۔ آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول فرمائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ عیسیٰ علیہ السلام پیدا عاشورہ کے دن ہوئے اور قیامت عاشورہ کے دن برپا ہو گی۔

دوسری روایت

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبویؐ میں عرض کیا" یا رسول اللہ اللہ نے روزِ عاشورہ عطا فرما کر ہم کو فضیلت بخشی ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ نے آسمانوں کو عاشورہ کے دن پیدا کیا اور زمین کو بھی اسی طرح عاشورہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اسی طرح ستاروں کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ عرش اور اسی طرح کرسی کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ لوح اور اسی طرح قلم کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ جبرئیل اور اسی طرح ملائکہ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ آدمؑ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ ابراہیمؑ عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ اللہ نے ان کو (آگ سے) نجات عاشورہ کے دن دی۔ ان کے بیٹے اسمٰعیلؑ کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن ڈبویا۔ ادریسؑ کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ ایوب علیہ السلام کے دکھ کو عاشورہ کے دن دور کیا۔ عیسیٰؑ کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش عاشورہ کے دن ہوئی۔ آدمؑ کی توبہ عاشورہ کے دن قبول کی۔ داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ سلیمان علیہ السلام کو (جن وانس کی) حکومت عاشورہ کے دن عطا کی۔ خود عرش پر متمکن عاشورہ کے دن ہوا۔ قیامت عاشورہ کے دن ہو گی۔ آسمان سے سب سے پہلی بارش عاشورہ کے دن ہوئی۔ سب سے پہلی رحمت عاشورہ کے دن اتری۔

عاشورہ کے دن اعمال کا اجر

جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا مرض الموت کے علاوہ وہ کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہو گا۔ جس نے عاشورہ کے دن سرمہ لگایا اس کی آنکھ سال بھر نہیں دکھے گی۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی جس نے عاشورہ کے دن ایک گھونٹ پانی پلایا گویا اس نے لمحہ بھر اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی۔ اللہ اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور ۵۰ برس آئندہ کے گناہ معاف کر دے گا اور ملاء اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل بنائے گا۔ ایک اور حدیث میں چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ آئی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اذازلزلت، اور سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار اور نماز سے فراغت کے بعد ستر بار درود شریف

بزرگانِ محترم!

عاشورہ محرم کی فضیلت شروع دن سے چلی آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی اسی دن شرف شہادت عطا فرما کر ان کے شرف وعظمت میں اضافہ فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ جل کا اپنے نبی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ پر خصوصی احسان ہے کہ ان کی شہادت کے لئے ایسا دن منتخب فرمایا جو شرف وعظمت، جلالت قدر اور بزرگی میں سب دنوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اور گزشتہ امتیں بھی جس دن کی قدر ومنزلت کرتی ہیں ہیں۔ شہادت بجائے خود بڑی عظمت اور جلالت شان کی چیز ہے اور مسلمان کا مقصود ومطلوب ہے

شہادت ہے مطلوب ومقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

لیکن جب اس کے ساتھ عاشورہ کی عظمت بھی شریک ہو جائے تو سونے پر سہاگہ سے کم نہیں۔

(باقی صہ ۱۸)

قرآن امن وامان اور صلح وآشتی کا پیغام ہے

مرتبہ محمد عثمان غنی واہ کینٹ

۲۱ رنومبر ۱۹۶۴ء نماز فجر کے بعد جامعہ مدنیہ کیمبل پور کی وسیع جامع مسجد میں حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی نے تیسویں پارہ کی سورۃ النّاس تلاوت فرمائی اور ترجمہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل تقریر فرمائی آپ نے جامع مدنیہ کے وسیع دارالتجوید کا سنگِ بنیاد بھی رکھا اور دیر تک دعا فرماتے رہے۔ حاضرین آمین کہتے رہے اور حضرت مولانا علامہ قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب بانیٔ جامعہ مدنیہ دربار خداوندی میں سر جھکائے ہاتھ پھیلائے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔

بزرگان محترم و معزز حاضرین! ہم لوگ اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے محض اپنی عنایت سے طلباء کو قرآن حکیم کے مطالب و معانی پر غور کرنے، قرآن پاک کو حفظ کرنے اور اپنے اُستادوں کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائی ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی جیسے اکابر قابلِ صد احترام ہیں۔ آپ حضرات ان کے قریب رہتے ہیں یہ آپ پر اللہ کا خاص کرم ہے کہ ایک بے لوث اور محض حسبتہً للہ قرآن کی خدمت کرنے والی ہستی یہاں موجود ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ پہلے ایبٹ آباد میں تھے اور اب یہاں پر جامعہ مدنیہ کے نام سے ایک دینی درس گاہ قائم کر رکھی ہے۔ جو انشاء اللہ ابھی اور بھی وسیع ہو گی۔ حضرت قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ سے نوازا کہ انہوں نے الحمد سے لے کر والناس تک قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر اپنے ہموطن بھائیوں کو ان ہی کی زبان میں سنائی جو لوگ اپنے محسنوں کا شکر ادا نہیں کرتے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ مَن لَم یَشکُرِ النّاس، لَم یَشکُرِ اللّٰہ

جو اپنے استاد کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خالق اکبر کا کیا شکر ادا کرے گا۔ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے دولت ایمان سے نوازا ہزاروں لوگ شرک میں مبتلا تھے۔ اطاعت حق اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت ہے۔ ہم اللہ کی عنایت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ نے کفر و شرک اور بدعات سے بچایا اور جو دین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر چلایا۔ ساری الہامی کتابوں کا خلاصہ اور سارے پیغمبروں کی تعلیمات کا لب لباب بطور عطر کے قرآن میں کشید کر کے ہم تک پہنچایا۔ ذات پات کے مسائل، نیکی بدی کے مسائل روز اول سے انسانوں کی ہدایت کے سامان پیغمبروں کے واسطے سے ہم تک پہنچے۔ قرآن ہی کا دوسرا نام وحی متلو ہے جب تک قرآن کی سورۂ فاتحہ نماز میں نہ پڑھی جائے یا با جماعت میں امام نہ پڑھے تو نماز میں نقص رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد کم ازکم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت نہ پڑھی جائے تو نماز مکمل نہیں ہوتی۔ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ کوئی ناظرہ پڑھ رہا ہے کوئی حفظ کر رہا ہے، کوئی الفاظ پر نظر رکھتا ہے کوئی معانی پر غور کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال جبریلؑ کے ساتھ قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے۔ آخری سال دو مرتبہ دور فرمایا۔

زیب نہیں دیتا کہ قاضی صاحب کی موجودگی میں ان کی تعریف کی جائے مگر پھر بھی اللہ کی نعمتوں کے شکریہ میں میں یہ کہوں گا کہ اس خدمت اور قربانی کے انعام سے قیامت کے دن جب قاضی صاحب کو نوازا جائیگا تو آپ حضرات جو یہاں موجود ہیں۔ سب شاہد ہوں گے۔ جس طرح جہاد کے گھوڑے پالنے والے اور جہاد کرنے والے سب ثواب میں شریک ہوتے ہیں اسی طرح قرآن پڑھنے والے، قرآن پڑھانے والے اور قرآن سننے والے سب ثواب میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کو حضرت قاضی صاحب کی نجات کا ذریعہ بنائے آمین!!

حضرت والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن حکیم کا آسان ترجمہ، ربط آیات اور ہر رکوع کا خلاصہ لکھ کر عوام کے لئے آسانی بہم پہنچائی آج وہ ہم میں موجود نہیں مگر ان کی خدمات وحسنات تا قیامت جاری رہیں گی۔ ان کے لئے بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو ان کی نجات کا ذریعہ بنائے آمین!!

جو لوگ مسجد سے دور رہتے ہیں وہ قرآن سے بھی دور رہتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت سے بھی دور رہتے ہیں۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ زمیندار، سر خان بہادر اور لینڈ لارڈ جو مسجد میں نہیں آتے اللہ تعالیٰ کے آگے سر نہیں جھکاتے تو یہ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے جن درباریوں سے شہنشاہ ناراض ہوتا ہے ان کو نہ سامنے آنے کی اجازت ہوتی ہے نہ آداب بجا لانے کی۔ غداروں کو شہنشاہ کے پاس نہیں آنے دیتے یاد رکھیے ایک ایک نماز چھوڑنے کا جواب دینا ہو گا۔ اگر خاتمہ ایمان پر

ہوا تو شاید بد اعمالیوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں پہنچا دیئے جائیں۔ لیکن اگر شرک پر خاتمہ ہوا تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم ٹھکانا ہو گا۔ ہم کسی کے جہنم میں جانے سے خوش نہیں اور دعا کرتے ہیں کہ سب کتاب و سنت پر عمل کر کے جہنم سے بچ جائیں۔ لیکن ؎

اے لبا آرزو کہ خاک شدہ

ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے غافل بھائیوں کو بھی اور جو قرآن مجید کی تعلیمات کو ظلم و ستم اور بربریت کا نام دیتے ہیں ان کو بھی خدا ہدایت عطا فرمائے۔ آپ اپنی اولاد پر شفیق ہیں اور جو خالق حقیقی ہے اس کو اپنی مخلوق سے اس سے بھی کہیں زیادہ محبت ہے۔ وہ معدنِ محبت ہے جس نے حسن و خوبی عطا کی اگر اس خالقِ حقیقی کے آگے سر نہ جھکایا تو سزا بھگتنی پڑے گی۔ اللہ کے اس کرم کو نہ بھولو۔ ہر چیز کا شکر اپنے مقام پر الگ ہوتا ہے۔

سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ

کہتے ہوئے جان نکلے۔ اللہ کی دی ہوئی جان کو اللہ کی راہ میں لگائیں ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

خلفائے راشدین اور اسلاف نے یہ دین ہم تک پہنچایا۔ اب ہماری سعادت یہ ہے کہ فرمان خداوندی

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کے

بموجب اپنے اعزا اور اپنے وطن کے بسنے والوں کو اشتیاق دلا کر ان تک قرآن پہنچائیں۔

قاضی صاحب نے پہلے دیوبند میں خود پڑھا اب وہی علم لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ خود اس پر عامل ہیں اور دوسروں کو عامل بنا رہے ہیں۔ جس طرح قرآن حفظ کرنے والے کے ماں باپ کو تاج ملے گا جن اساتذہ نے قاضی صاحب کو پڑھایا ان سب کو اجر ملے گا اگر ماں باپ نے دین کی تعلیم نہ دلائی اور علماء کی نفرت اولاد کے دلوں میں بٹھا دی تو ان کو دوگنا عذاب ہو گا۔ آج قاضی صاحب کے لئے بڑی خوشیوں کا دن ہے کہ قران کا ترجمہ اور درس ختم ہوا آج دعا کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کو عدلیہ اور انتظامیہ کا قانون بنانے کی توفیق عطا فرمائے قرآن امن و امان اور صلح و آشتی کا پیغام ہے۔ جوں جوں قرآن سے ہٹ کر اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کی گئی مسائل بڑھتے چلتے گئے۔ آج جیلیں مجرموں سے بھری پڑی ہیں۔ حضرتؒ نے "خدام الدین" جیلوں میں پہنچایا جیلروں کی رائے ہے کہ جو مجرم ہماری سزاؤں سے نہ سدھرے وہ خدام الدین سے سدھر گئے۔ یہ قرآن کا کرشمہ ہے کہ عرب کے بدوؤں اور چرواہوں کو قعرِ مذلت سے نکال کر ترقی کے آسمان پر اڑا دیا۔ مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو جذبۂ ایثار کے تحت انصار نے مہاجرین کو اپنا اثاثہ دے دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ ہمیں اپنا اثاثہ دینے کی بجائے بازار کا راستہ بتاؤ ہمیں اپنا رزق کمانا آتا ہے۔ آج کئی جگہ مسلمانوں کی حکومت ہے۔ مگر کہیں قرآن مجید کا قانون جاری نہیں۔ لے دے کے ایک سعودی عرب کا نام لیا جا سکتا ہے۔ وہاں بھی مکمل تعزیرات اسلامی رائج نہیں ہیں لیکن پھر بھی وہاں امن و امان ہے اور اس طرح چوری ڈکیتی نہیں جس طرح ہمارے یہاں ہے۔ کل تک ہمارے وزراء اور حکمران اس قرآن کے ذریعہ مالیات کا سسٹم جاری کرتے تھے۔

آج انگریز کا کالا قانون جاری ہے سارے کے سارے ٹیکس غیر اسلامی ہیں۔ زکواۃ، عشر، خمس وغیرہ کی ادائیگی نہیں ہو رہی۔ اپنے اعزاء، اقرباء والدین، یتامیٰ، غربا کی خدمت نہیں ہو رہی۔ سچے اور کھرے محمدی علماء اپنی سی کوشش کرتے ہیں۔ ساری مملکت اپنے فرائض سے غافل ہو چکی ہے۔ میں جھنجھوڑنا چاہتا ہوں۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو سکول کالج بھجواتے ہیں تو باقی اوقات میں دین کی طرف بھی لائیں۔ سنت کی تعلیم سے باخبر ہوں گے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے خربوزے سے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ خود عمل کریں گے دوسروں کو ترغیب دیں گے۔ لارڈ میکالے کا نظام تعلیم انگریزی مشینری کے کل پرزے ڈھالنے کے سوا کچھ نہیں سکھاتا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے فوجداری اور دیوانی مقدمے قرآن کے مطابق فیصل ہوتے مگر ہوتا اس کے برعکس ہے۔ یہ ہماری اپنی کوتاہی ہے۔ کوئی خود بیدار بھی نہیں ہوتا نہ دوسروں کو بیدار کرتا ہے۔ علماء بچارے گلے پھاڑ پھاڑ کر گلی گلی کوچہ کوچہ مسجدوں میں عوام کے شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ سب حضرات کو چاہیئے کہ مدارس دینیہ میں علمی پیاس بجھائیں جس کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے تھی اس سے ہم غافل ہیں۔ سب بھائیوں اور بزرگوں کو بھولا ہوا سبق یاد دلاتا ہوں۔ ہر مسلمان پر (مرد ہو یا عورت) دین سیکھنا فرض ہے سائنس، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ وغیرہ علم نہیں۔ قرآن ہی صحیح علم ہے۔ صفت علم سے انسان فرشتوں سے بھی آگے بڑھ گیا لیکن انسان مقصد تخلیق

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کو

بھول گیا۔ اللہ کی یاد فرشتوں کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ فرشتوں کو بدکاری کی توفیق ہی نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء، صدیقین، شہداء، ابدال اغواث، خواص الانس، خواص الملائکہ سے افضل ہیں۔ آج مسلمانوں کی اکثریت تعزیرات اسلامی سے بہرہ ور ہونے کی بجائے بے نیاز ہو چکی ہے۔ اپنی سابقہ غلطیوں سے توبہ کریں۔ صحیح علم ہو گا تو عمل ہو گا۔ جیسا کہ حضرت قاضی صاحب نے اعلان فرمایا ہے کل سے نیا درس شروع ہو گا۔ آپ سب حضرات کو چاہیئے کہ اس میں شامل ہوں، عمر کی کوئی قید نہیں۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ

جب بھی شعور بیدار ہو جائے اسی وقت سے کوشش کریں۔ صدیوں کے رکے ہوئے کام برسوں میں اور برسوں کی منزلیں مہینوں میں قطع ہو جائیں گی کسی نے خوب کہا ہے ؎

نومید ہم مباش کہ رندانِ بادہ نوش
ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

ہمارے بزرگوں نے چالیس پچاس سال کے بعد علم حاصل کیا۔ صحابہؓ میں سے کوئی کس عمر میں ایمان لایا کوئی کس عمر میں مگر دنیا میں وہ کارنامے کئے کہ آج لوگ ان کے تذکرے تواریخ میں پڑھتے ہیں۔ ہم لاہور میں ۴۰ سال سے

دیکھ رہے ہیں کبھی کسی کلاس کا ختم ہو رہا ہے۔ کبھی کسی کلاس کا۔ کہیں ناظرہ کا ختم ہے۔ کہیں خلاصۃ المشکوٰۃ کا۔ اسی طرح اپنی بچیوں کو دین کا علم سکھائیں کم از کم دین کی موٹی موٹی باتوں سے ان کو ضرور واقف کرانا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے اگر کوئی مسجد بنا جائے کنواں کھدوا جائے یا سرائے تعمیر کرا جائے یا علم دین اپنی اولاد کو پڑھا جائے تو صدقہ جاریہ کے کام ہیں۔ دین دار اولاد اپنے ماں باپ کے حق میں یہ دعا کرتی ہے۔

رَبِّ ارحمهما كما ربّيٰني صغيراً

اگر آپ نے ان کو اعلیٰ ڈگریاں دلائیں اور صنعت و حرفت میں باکمال بنا گئے مگر دین سے بے بہرہ رکھا تو آپ کو دوگنا عذاب ملے گا اور ان کو بھی سزا بھگتنی پڑے گی۔ آپ اپنا مقدور بھر کام کر ڈالیں کامیابی اللہ دیگا بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کا حق آپ کو خدا نے دیا ہے وہ آپ استعمال نہیں کرتے۔ برادری کی رسوم سے بچ کر پبلک لائف اور پرائیویٹ لائف میں قرآن کو جاری و ساری کرو۔ شعور کو بیدار کرو۔ سیرت صحابہؓ و خلفائے راشدین پڑھیے کس طرح اپنی جان پر جبر اور تشدد برداشت کرتے رہے۔ مشرکین نے پتھراؤ کیا مگر حضورؐ ناامید نہیں ہوتے۔ بد دعا نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں اگر یہ لوگ نہیں تو ان کی اولادیں ایمان لے آئیں گی۔ اگر بد دعا کرتے تو قوم نوحؑ اور قوم لوطؑ کی طرح تہس نہس کر کے رکھ دیئے جاتے۔ حضرت علیؓ نے حضورؐ سے سوال کیا یا رسول اللہ جب ہماری امت انتہائی گراوٹ میں اتر جائے گی تو پھر ان کی اصلاح کیسے ہو گی۔ حضورؐ نے فرمایا جس سے پہلے ان کی اصلاح ہوئی تھی اسی سے ان کی اصلاح ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاعتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً۔

مل جل کے اللہ کی رسی کو مضبوط تھامو۔ بقول مولانا شبیر احمد عثمانیؒ یہ رسی چھوٹ تو سکتی ہے۔ ٹوٹ نہیں سکتی۔ محدثین، مفسرین اور فقہائے عظام سارے مسائل حل کر کے چھان پھٹک کے ضعیف اور صحیح کی نشان دہی کر گئے اور پکا پکایا مواد دے گئے اب ہم تو صرف کھانے والے ہیں شامی، درمختار، شرح ہدایہ، فتاویٰ عالمگیری سب ان لوگوں کی کاوش کا نتیجہ ہے ہمیں حکم ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس

چار دانگ عالم میں اللہ کا دین پھیلا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں ایک کی بھی اصلاح ہو گئی تو نجات ہو جائے گی۔ اپنی زندگی کا محاسبہ کریں سوچ بچار کریں کہ کتنا وقت اللہ کے دین کے لئے صرف کیا اور اپنے کام دھندے کو چمکانے کے لئے کتنی توجہ دی ہے۔ کسب معاش ہی پر نظر نہ ہو مفاد پر بھی نظر ہو۔ اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم فرمان خداوندی۔ وانذر عشیرتک الاقربین پر کہاں تک عمل پیرا ہیں۔ ملک میں آزادی سے پہلے بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ سب مسلمان ایک مطالبہ پر جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی حکومت دے دی۔ کیا اس ملک میں اللہ کا قانون جاری ہے؟ ہمیں لازم ہے کہ ہم اللہ کے دین کو زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کریں اور پھر اسے چین، جاپان، افریقہ، امریکہ اور روس تک پہنچائیں۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھئے وہ عرب میں پیدا ہوئے اور ان قبریں ترکی اور کابل میں ہیں حالانکہ ان کے زمانے میں ذرائع آمدورفت بہت ہی محدود تھے۔ اگر آج ہم ہوائی جہازوں راکٹوں اور جیٹ طیاروں کے دور میں خدمت اسلام نہ کریں اور ملی سفارت کا فریضہ ادا نہ کریں تو عیسائی یہاں باہر سے آ کر اور مرزائی ہمارے اندر رہ کر ہمیں گمراہ کرتے ہیں اور ہم غافل ہیں۔ آپ بچوں کو اتنا خرچ کر کے بڑی بڑی سفارشیں لے کر عیسائی سکولوں اور کالجوں میں داخل کراتے ہیں اور قرآن کی مفت تعلیمات کا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اگر بچے کو انگلی پکڑ کر سینما لے جا سکتے ہو تو مسجد میں نہیں لا سکتے ہو۔ یہ سب ہماری کوتاہیاں ہیں اقبال نے ٹھیک کہا تھا ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ہماری ساری زندگی غیر اسلامی ہو گئی ہے۔ نکاح، طلاق وغیرہ ہی کی چند شکلیں باقی ہیں۔ یاد رکھئے دینی شعور اور ہدایت کی باتیں مدارس دینیہ اور علماء حق کے یہاں حاصل ہوں گی اگر آپ ان سے قطع تعلق کر کے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں گے تو کام نہ ہو گا۔

قاضی صاحب ہمارے اساتذہ کی نشانی، حضرت مدنیؒ اور حضرتؒ کی یادگار ہیں۔ یہ بڑے بڑے اداروں کی بڑی بڑی پیش کشوں کو ٹھکرا کر آپ لوگوں کو بلا معاوضہ پڑھاتے ہیں آپ ان سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ قرآن سے وابستگی کو لازم پکڑیں اور بچوں کو بھی قرآن سے مانوس کریں۔ قوم میں جو گمراہیاں ہیں قرآن آہستہ آہستہ روشنی مہیا کرے گا دنیوی اور آخروی نجات کا ذریعہ بنے گا۔ آپ کی اولاد آپ کا نام فخر سے لے گی۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پھر گمراہی کے اندھیرے چھا جائیں گے۔ ایک تو گمراہ ہوتے ہیں اور ایک روکنے والے ہوتے ہیں اور ان دونو کے درمیان ایک تیسری قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو قرآن نے

مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذَالِكَ لَا اِلٰى
هٰؤُلَاءِ وَلَا اِلٰى هٰؤُلَاءِ

کا خطاب دیا ہے۔ جو گیہوں کے ساتھ گھن کی طرح پس جاتے ہیں۔ آپ جہاں بھی ہوں مساجد کو اپنی تعلیمات اور سوشل زندگی کا منبع اور محور بنائیں۔ کبھی حکمران اور محکوم ایک ہی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن آج دونو کے درمیان خلیجیں حائل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آج بدقسمتی سے مسجدیں مرثیہ خواں ہیں دین کے مراکز برباد ہو رہے ہیں جو قدم بڑھا غلط سمت میں بڑھا حالانکہ آزادی کے بعد معاملہ دگرگوں ہونا چاہیئے تھا۔ آپ لوگ اللہ کے گھر میں بیٹھے ہیں اور ثواب کی دولت سمیٹ رہے ہیں۔ دور سے آنے والوں کو بھی ثواب ہے۔ اللہ کو شاید کوئی ادا پسند آ جائے۔ حضرت ہاجرہؓ کے صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کی ادا اللہ کو پسند آ گئی اور آج تک حاجی اس سنت پر عمل کرتے ہیں۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

بیت اللہ شریف

سید محمد رابع ندوی

کعبہ معظمہ مسجد حرام کے تقریباً درمیان میں واقع ہے اس کی شکل ایک بڑے کمرہ کی سی ہے، عمارت اونچی اور تقریباً مربع ہے، اس کی بلندی ۱۵ میٹر ہے، اس کے مشرقی جانب جنوب مشرقی رکن کے قریب اس کا خوبصورت دروازہ ہے جو زمین سے سوا دو گز اونچا ہے۔ کعبہ کے چار رکن ہیں ـــــ جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) رکن عراقی، شمالی جانب (۲) رکن شامی، شمالی و مغربی جانب، (۳) رکن یمانی، جنوب و مشرقی جانب (۴) رکن حجر اسود، مشرقی جانب، رکن حجر اسود وہ گوشہ ہے جس میں حجر اسود نامی پتھر لگا ہوا ہے۔ اسی گوشہ کے سامنے زمزم شریف ہے۔

حجر اسود ایک باعظمت اور متبرک پتھر ہے اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے قبل بے شمار انبیائے کرام نے اور صالح لوگوں نے اپنے ہاتھوں اور ہونٹوں سے مس کیا، اس کو استلام کرنا اللہ تعالیٰ سے قربت کی ایک نشانی ہے۔

کعبہ بڑے مضبوط پتھروں سے بنا ہوا ہے اس کی چھت سنگ مرمر کی سلوں سے بنائی گئی ہے اور شمالی دیوار کے اوپر چھت کی نالی "المیزاب" کہلاتی ہے جو خالص سونے کی بنی ہوئی ہے۔ اور حجر اسماعیل کی طرف کچھ جھکی ہوئی ہے۔

کعبہ کو سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا، اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اور ان کے بعد حضرت شیث علیہ السلام نے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باقاعدہ تعمیر فرمایا، موجودہ کعبہ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔ البتہ ان کے بعد عمالقہ نے، ان کے بعد قبیلہ جرہم نے، اس کے بعد قصی ابن کلاب نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے دادا تھے) پھر قریش نے حسب ضرورت اس کی تعمیر کا اعادہ کیا اور ان کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اور آخر میں حجاج ابن یوسف ثقفی نے عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ۷۳ھ میں تعمیر کیا۔ موجودہ عمارت وہی ہے۔

کعبہ کا غلاف مضبوط سیاہ ریشم کا بنایا جاتا

بحضور رسولِ اکرم

میرے لئے خوشی کی تمنا حضورؐ ہیں
مجھ کو خدا گواہ، نہیں فکر آخرت
پیغمبروں نے جن کی بشارت سنائی تھ
سب جانتے ہیں رحمتِ عالمؐ ہیں آپؐ
کونین جس کے نام سے روشن ہے ہر گھ
اوروں کے واسطے ہے بہارِ جہاں بہت
زیبائیوں کی شانِ جلالی ہے آپؐ
میں بندۂ خطا ہوں، خطائیں مری معا
خاکِ درِ مدینہ ہے سرمایۂ و
دل جانتا ہے عشقِ حقیقی ہے راز
اللہ جانتا ہے کہ میں ہوں گنا
اسلام ہی میں ہے غمِ دنیا کی ہر خو

شاہد بھی آپ
خوشنودیٔ خدا کا

ہے جس کے اُوپر اللہ جل جلالہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوتا ہے، یہ غلاف ہر سال عیدالاضحےٰ کی صبح کو بدلا جاتا ہے۔

کعبہ میں داخل ہونا اور نماز پڑھنا، دُعا واستغفار کرنا مستحب ہے بشرطیکہ خشوع وخضوع پاکی وادب ملحوظ ہو ایذار سانی اور ٹکراؤ نہ ہو۔

بیت اللہ کے مشرقی گوشہ سے متصل ایک دروازہ ہے اور بیت اللہ میں داخل ہونے کا یہی ایک راستہ ہے۔ قریش کی تعمیر سے قبل بیت اللہ کے دُو دروازے تھے، ایک اسی جگہ اور دوسرا اس کے سامنے مغربی سمت لیکن قریش نے روپیوں کی کمی کی وجہ سے سابقہ تعمیر میں کچھ ردو بدل کر دیا ایک تو یہ کہ بیت اللہ کی شمالی دیوار زیادہ قریب بنائی جس کی وجہ سے بیت اللہ کا ڈھائی تین گز شمالی حِصّہ تعمیر سے خارج ہوگیا۔ اب اس کو حجر اسمٰعیل کہتے ہیں دوسرے یہ کہ بجائے دُو دروازوں کے ایک ہی بنایا، یہی دروازہ موجودہ دروازہ ہے، بعد میں خلفائے نے اس احتیاط کی خاطر تعمیر میں تبدیلی نہیں کی کہ کھیل نہ بن جائے دروازہ کی کرسی وہی ہے جو بیت اللہ کے اندر فرش کی کرسی ہے۔ اور یہ کرسی بیت اللہ کے بیرونی صحن کی کرسی سے قد آدم زیادہ بلند ہے، اندر جانے کے لیے سیڑھی لگانی پڑتی ہے بیت اللہ کے اندر رُکن عراقی کے گوشہ میں بیت اللہ کی چھت پر جانے کے لیے زینہ ہے لیکن بلاضرورت اس پر چڑھنا بے اُدبی سے خالی نہیں، بیت اللہ کے اندر اگر کسی کو جانے کا موقع حاصل ہوجائے تو ادب سے مسجد میں داخلہ کی دعا پڑھتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھتے ہوئے داخل ہونا چاہیئے اور اندر جاکر دو رکعت نفل ادا کرنا چاہیئے اور دُعا کرکے اُدب کے ساتھ واپس آجانا چاہیئے اندر سیرو تفریح نہ کرنا چاہیئے اور اندر جانے کے لیے نامناسب اور ناجائز ذرائع بھی اختیار نہ کرنا چاہیئے۔ خواہ اندر جانا ہی نہ ہو کیونکہ بیت اللہ کے اندر جانا ضروری نہیں ہے اور بیت اللہ کا ایک حِصّہ حجر اسماعیل بھی ہے۔ سعادت حاصل کرنے کے لیے اس پر حاضری ایک حد تک کافی ہے۔

ملتزم۔ باب کعبہ بیت اللہ کے مشرقی گوشہ سے جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے۔ ڈھائی تین گز کے فاصلہ پر ہے، باب کعبہ سے اس گوشہ تک کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں ملتزم کے معنی ہیں لپٹنے کی جگہ، لوگ اس سے لپٹتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں، یہ قبولیت دعا کی بڑی اہم جگہ ہے — حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے ملتزم پر جو کچھ مانگا اس نے پایا۔

...دو عالم

...اللہ علیہ وسلم

دنیا حضورؐ، عظمتِ دنیا حضورؐ ہیں
عقبےٰ حضورؐ، بخششِ عقبیٰ حضورؐ ہیں
دراصل وہ بشارتِ عظمیٰ حضورؐ ہیں
یعنی کہ بیکسوں کا سہارا حضورؐ ہیں
اس روشنی کا مقصدِ اعلیٰ حضورؐ ہیں
میرے لئے بہارِ سراپا حضورؐ ہیں
رعنائیوں کا پیکرِ زیبا حضورؐ ہیں
آقا حضورؐ ہیں، مرے مولا حضورؐ ہیں
آنکھوں کا نور، دل کا اجالا حضورؐ ہیں
میں ہوں غلام، اور مرے آقا حضورؐ ہیں
بخشش کا میری صرف سہارا حضورؐ ہیں
ہر دردِ زندگی کا مداوا حضورؐ ہیں

...کے کرم سے ہو سُرخرو
...سیلہ حضورؐ ہیں!

... صدر بازار
لاہور چھاؤنی

مکتوب حجاز

عثمان غنی بی اے
محلۃ المسفلہ نزد حرم شریف
مکہ معظمہ سعودی عرب

قسط اول

محترم المقام جناب ڈاکٹر مناظر حسین نظر صاحب - اسلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ امید ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ جناب کے مزاج بخیر ہوں گے اور جملہ احباب مع حضرت والا مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ و جناب حاجی بشیر احمد صاحب بہ عافیت ہوں گے۔ بندہ بھی بحمداللہ بخیریت ہے اور حرمِ پاک کے پرفضا مقامات میں عبادت کا لطف اٹھا رہا ہے اور جہاں جہاں قبولیتِ دعا کے مقامات ہیں وہاں آپ سب حضرات اور اپنی جماعت کے احباب کے لئے دعائیں کرتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور آپ سب حضرات کو بھی اس متبرک مقام کی زیارت نصیب فرمائیں۔ آمین

آپ سب حضرات سے ۲۳ر فروری ۱۹۶۵ء سہ پہر کے بعد لاہور ریلوے سٹیشن پر ملاقات ہوئی تھی حضرت قبلہ کا بہ نفسِ نفیس تشریف لانا اور حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کے نام خصوصی مراسلہ عطا فرمانا میری خوش قسمتی کا آئینہ دار تھا - جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء - جب گاڑی منٹگمری پہنچی تو حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہم بھی موجود تھے اور خوشبو کا تحفہ عنایت فرمایا۔ ۲۴ر فروری کو ہم کراچی پہنچ گئے۔

ہمارے نام گذشتہ دو سال سے قرعہ اندازی میں نہیں آ رہے تھے تو ہم نے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوالئے خیال تھا کہ بحرین کے راستے ریاض پہنچیں گے اور وہاں سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ چلے جائیں گے - پہلے تو ہمارے پاسپورٹوں پر ہی مہر لگا دی گئی کہ موسم حج میں سعودی عرب نہیں جا سکتے حالانکہ مقصد ہی یہ تھا بہرحال اس مہر کو کٹوانے کے لئے چار روپے کے اسٹامپ پیپر پر تحریری حلف نامہ دیا کہ ہمارا ارادہ حج کا نہیں ہے بلکہ عمرہ و زیارت کا ارادہ ہے - اس حلف نامہ پر اوتھ کمشنر نے دو دو روپے لے کر مہر تصدیق ثبت فرمائی اور پھر پاسپورٹ افسر صاحب نے مہر کاٹ دی کہ حج کی پابندی والی مہر کالعدم تصور کی جائے حالانکہ بیان کچھ اور لیا گیا تھا - خیر علماءِ کرام نے فرمایا کہ چونکہ ایسا کئے بغیر چارہ کار نہیں ہے یہ گزرو اور پھر قسم کا کفارہ دے دینا اس رکاوٹ کا گناہ ان لوگوں کے سر ہے جو مذہبی امور میں ناجائز روڑے اٹکاتے ہیں - اب اس کے بعد کراچی سے سعودی عرب حکومت سے ویزا لینا تھا انہوں نے کہا کہ واپسی ٹکٹ لاکر دکھاؤ تو پھر ویزا ملے گا ٹکٹ کیلئے گئے تو میکنن میکنزی کمپنی والے کہنے لگے کہ بحرین کا ویزا لاؤ تو پھر ٹکٹ ملے گا اور جب بحرین کا ویزا لینے کے لئے برٹش ہائی کمشنر کے دفتر گئے تو ان کا مطالبہ یہ تھا کہ سعودی عرب کا ویزا پہلے لاؤ ہمارا ملک راستے میں آتا ہے وہاں کا ویزا پھر ملے گا - اب ٹکٹ لینے کے لئے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی اجازت کا ہونا ضروری ہے وہ "پی" فارم منظور کرتے ہیں تو پھر ٹکٹ ملتا ہے - وہاں سے ہم نے پی فارم لیا اور بحرین کے جہاز کا ٹکٹ لینے گئے وہاں پھر ویزا کا مطالبہ تھا اور جب بحرین کا ویزا لینے گئے تو انہوں نے پھر سعودی عرب کا ویزا مانگا اور جب سعودی عرب کے دفتر جائیں تو وہاں کے اربابِ اختیار واپسی ٹکٹ کا مطالبہ کریں - میں کئی روز کی اس تگ و دو سے پریشان ہو کر سوچنے لگا کہ آخر یہ کیا تماشا ہے ٹکٹ والے ویزا مانگتے ہیں اور ویزا والے ٹکٹ مانگتے ہیں کوئی نہیں جو اپنی طرف سے حرکت کرے - آخر مجھے پھر سٹیٹ بنک سے نیا پی فارم منظور کرانا پڑا جس میں کراچی سے بحرین تک بحری جہاز کی اجازت تھی بحرین سے جدہ تک بذریعہ ہوائی جہاز سفر کی اجازت تھی اور جدہ سے کراچی واپس آنے کے لئے حاجیوں والے جہاز سے سفر کی اجازت تھی جو بڑی کوششوں سے حاصل کیا گیا - چنانچہ بحرین سے جدہ تک ہوائی جہاز کا ٹکٹ خرید لیا اور واپس آنے کے لئے بھی سفینۂ حجاج سے سفر کرنے کا واؤچر لے لیا اب صرف بحرین کا ٹکٹ باقی تھا وہ بحرین کے ویزے کے بغیر نہیں مل سکتا تھا اس کمپنی والوں نے ہمیں ایک چٹھی دے دی کہ آپ کی سیٹیں ریزرو ہیں بحرین کا ویزا لے آؤ تو ہم ٹکٹ جاری کر دیں گے اور بحرین کا ویزا سعودی عرب کے ویزے کے بغیر نہ مل سکتا تھا چنانچہ یہ سب کاغذات لے کر ہم سعودی سفارت خانہ میں گئے اور ان سے عرض کیا کہ کراچی سے بحرین کا ٹکٹ آپ کے ویزا پر بحرین کا ویزا ملنے کے بعد ملے گا یہ جہازراں کمپنی کا خط موجود ہے اور بحرین سے جدہ اور جدہ سے کراچی کے ٹکٹ ملاحظہ فرمالیجئے۔ وہ صاحب بڑے عجیب انداز میں بولے کہ یہ ہمیں منظور نہیں ہے جس راستے سے جاؤ اسی سے واپس آؤ۔ واپسی ٹکٹ دکھاؤ تو پھر ہم ویزا دیں گے - چنانچہ پھر ناکام لوٹے - آخر یہ سارے ٹکٹ واپس کئے اور پھر سٹیٹ بنک کا رخ کیا - سٹیٹ بنک میں بار بار جانا بھی ایک معرکے سے کم نہیں تھا کئی منزلوں پر لفٹ کے ذریعے جاتے تھے اور وہاں ایک عجیب ماحول تھا بچارے سادہ لوح دیہاتی لوگ مارے مارے پھرتے تھے جنہوں نے کبھی نہ لفٹ دیکھی تھی نہ کراچی شہر کے اتنے دفاتر دیکھے تھے ان کو اللہ اور رسول کے گھروں کی زیارت کا شوق اتنی تکالیف برداشت کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور ٹریول ایجنٹس کی ریشہ دوانیاں اور ان سادہ لوح لوگوں سے روپیہ بٹورنے کی کہانیاں الگ - بہرحال ہمارے ساتھ نہ تو کسی ایجنٹ کی چالبازی تھی نہ ہی کسی کے دام فریب میں ہم آئے ہم تو سیدھے طریقہ سے کوشش کرتے رہے سٹیٹ بنک نے ہمیں پھر پی فارم منظور کر دیا اور ہم نے بحرین سے جدہ اور جدہ سے واپس بحرین کا ٹکٹ سعودی عریبین ایئر لائنز سے خرید لیا اور یہ ٹکٹ لے کر پھر سعودی سفارتخانہ گئے - انہوں نے کہا کہ بحرین سے جدہ اور جدہ سے بحرین کے ہوائی جہاز کے اسی ٹکٹ پر ہم ویزا دینے کو تیار ہیں مگر کل آنا - اب کل جہاز جا رہا تھا اور ہمیں بحرین کا ویزا بھی لینا تھا اسی کے بعد ٹکٹ ملنے کی توقع تھی - سفارت خانے

والوں سے بصد عجز و نیاز کہا گیا کہ آج ہی ویزا دے دو مگر ان کا رویہ اتنا سخت تھا کہ اللہ کی پناہ - آخر مجبور ہو گئے اور دوسرے دن جاکر ویزا لیا اس وقت تک بحرین کا جہاز کراچی سے روانہ ہو چکا تھا اب بحرین کا اگلا جہاز دس روز میں جانے والا تھا میں نے کہا چلو دس دن اور سہی۔ چنانچہ ہم برٹش قونصل خانہ گئے جو بحرین کے لئے ویزا دیتا ہے وہاں سے جواب ملا کہ بحرین کا ویزا بند ہے - اگر بحرین سے کوئی آدمی این او سی (N. O. C) یعنی نو ابجکشن سرٹیفکیٹ بھیجے تو پھر ہم ویزا دیں گے میں نے فوراً اپنے ایک دوست کو تار دیا اور چودہ روپے خرچ کئے کہ مجھے یہ کام کرا دو۔ اُس نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہیں ہے چنانچہ بڑی مایوسی ہوئی - سارا سارا دن دفتروں کی خاک چھانی اور بہت سارا روپیہ بھی کرایوں اور کھانے پینے پر لگایا مگر نتیجہ صفر - آخر رات کے وقت تھک ہار کے اللہ کے دربار میں ہاتھ اٹھائے کہ یا اللہ ہمارے ملک میں یہ کیا اندھیر ہے کہ صرف حج والوں کے لئے یہ ساری پریشانیاں ہیں لوگ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں - صرف تیرے ہی گھر نہیں آ سکتے ؟

دوسری طرف یہ بھی پریشانی کہ بچے چھوڑ کر چلے آئے تھے اور کراچی ہی سے لوٹ کر جانا بڑا مایوس کن تھا - آخر صبح کو ہوائی جہاز کمپنی کے پاس گئے کہ بھائی بڑی شرم آتی ہے پہلے بھی آپ کا ٹکٹ بحرین سے جدہ کا لے کر واپس کیا اور اب پھر واپسی ٹکٹ بھی لے کر واپس کر رہے ہیں کیونکہ جب ہم کراچی سے بحرین ہی نہیں جا سکتے تو یہ ٹکٹ بے کار ہیں کیونکہ ہوائی جہاز کے ٹکٹ بحرین سے جدہ تک تھے حالانکہ بحرین سے ریاض جانے کا ہمارا ارادہ تھا وہ بھی سعودی سفارت خانہ والوں نے پورا نہ ہونے دیا اور باامر مجبوری ہم نے جدہ تک کے ٹکٹ خریدے بلکہ جدہ سے پھر بحرین آنے کا بھی خرچ ہوائی جہاز سے برداشت کیا لیکن اب بحرین ہی جانے کی اجازت نہیں ہے ان لوگوں نے کہا کہ پھر دس فیصدی کمی پر ہم یہ ٹکٹ واپس لے لیتے ہیں - بڑی پریشانی ہوئی کہ ایک طرف تو ویسے ہی مصیبت ہے اور دوسری طرف یہ رویہ - آخر کافی اثر و رسوخ سے ٹکٹ واپس کئے اور جہاں سے چلے تھے وہیں پہ آ گئے - میری والدہ محترمہ ساتھ تھیں وہ بھی سخت پریشان بلکہ اسی مرحلہ پر پہنچ کر تو میرے بھی آنسو نکل آئے کہ یا اللہ ہمارا ارادہ تو خالصتاً تیرے گھر کا ہے آخر اتنا ابتلاء تو نہ دکھا - مگر کوئی امید کی کرن نہ دکھائی دی - جماعت کے احباب سے بھی ملا مگر سب مجبور تھے - آخر معلوم ہوا کہ ۲۸ / مارچ کو حاجیوں کا جو آخری جہاز سفینۂ حجاج جا رہا ہے اُس میں کافی جگہ ہے چنانچہ میں نے پھر کمر ہمت باندھی اور حج افسروں سے ملا - ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثار محترم رانا محمد شیر جنگ خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی گورنر سٹیٹ بنک بھی میرے ہمراہ گئے اور حج افسر نے وعدہ کر لیا کہ ہم جہاز میں جگہ دے دیں گے - میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ یہ پہلا موقع تھا جب کہ یاس کے بادلوں میں سے آس نے جھانکا تھا - چنانچہ روزانہ حج آفس جاتا اور پتہ کرتا رہتا - پھر سٹیٹ بنک گیا اور پہلے سارے پی فارم منسوخ کروا کر چھٹی مرتبہ سفینہ حجاج پر سفر کی اجازت مانگی - یہ مرحلہ کٹھن تھا کیونکہ اس جہاز میں وہی لوگ سفر کر سکتے ہیں جن کے نام قرعہ اندازی میں آتے ہیں - بہر حال خدا کا شکر ہے کہ پھر اجازت مل گئی اور یہ فارم لے کر میں حج افسر کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ ہم فارم سب لوگوں سے لے رہے ہیں اپنی باری پہ انتظار کرو - ہم نے واہ کینٹ ہی سے ٹیکے بھی لگوا لئے تھے کیونکہ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کے ارشاد کے مطابق ہم نے ثواب کی پوری نیت کر رکھی تھی -

حضرت نے فرمایا کہ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ وہ قید خانہ میں تھے اور جب جمعہ کا دن آتا تو وہ غسل کر کے صاف کپڑے پہنتے اور جمعہ کی نماز کی نیت سے جیل خانہ کی کوٹھڑی سے نکل کر صدر دروازہ کی طرف چل دیتے وہاں بہت بڑا دروازہ اور اس پر ایک وزنی تالا لگا ہوتا چنانچہ وہاں سے واپس آ جاتے دوسرے قیدیوں نے ایک روز پوچھا کہ اے بزرگ جب تجھے پتہ بھی ہے کہ تو قیدی ہے اور جیل کا دروازہ بند ہے اور پھر قیدی پر جمعہ فرض بھی نہیں ہے تو آپ ہر جمعہ کو یہ اہتمام کیوں کرتے ہیں ؟ اس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ جتنی مجھے اللہ نے توفیق دی ہے اس حد تک میں اہتمام کر ڈالتا ہوں اور جمعہ کی نیت کر کے چل دیتا ہوں انشاء اللہ مجھے ثواب پورا ملے گا چنانچہ ہمیں بھی حضرت نے یہی فرمایا تھا کہ تم ٹیکے لگوا چھوڑو اور ساتھ ہی ساتھ کوشش بھی جاری رکھو اللہ کو منظور ہوا تو چلے جانا ورنہ انشاء اللہ ثواب تو کہیں نہیں گیا - چنانچہ ہم نے وہ ٹیکے کراچی کے حاجی کیمپ میں دکھائے اور ڈاکٹر نے تصدیق کر دی - اب پی فارم لے کر حج افسر صاحب نے روزانہ "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" والا مصرع چسپاں کر دینا شروع کیا - جہاز میں جگہ واقعی کافی تھی مگر گورنمنٹ نے یہ جگہ بھرنے کے لئے بونس واؤچر کی سکیم نکال دی کہ جو لوگ بونس پر حج کریں گے ان کو ترجیح دی جائے گی - لوگوں کے پاس چونکہ پیسہ کافی ہے لوگوں نے بھی دھڑا دھڑ بونس پر ٹکٹیں لینا شروع کر دیا - بونس واؤچر کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آپ دو ہزار میں حج کر سکتے ہیں وہاں آپ چھ ہزار روپیہ دیں تو آپ کو دو ہزار ملے گا - دراصل یہ کاروبار کارخانہ داروں کے لئے یا بڑے بڑے تاجروں کے لئے تو ٹھیک ہے حالانکہ یہ سودی کاروبار ہے -

ہوتا یہ ہے کہ کوئی مل مالک کسی غیر ملک سے کوئی مشین وغیرہ درآمد کرنا چاہے تو بونس واؤچر پر کر لے - بونس واؤچر ایک کاغذ ہوتا ہے جو تقریباً ۱۸۵ روپے دے کر ۱۰۰ روپے کی مالیت کا ملتا ہے اور اسی حساب سے لاکھوں روپوں کے بونس واؤچر خریدنے پر رقم لگا لیجئے جب یہ کاغذ لے کر آپ سٹیٹ بنک جائیں تو ہر سو روپے کے بونس واؤچر کے ساتھ سو روپے کا نوٹ جمع کرائیں تو پھر غیر ملکی سکہ ملتا ہے گویا ۲۸۵ روپے کے بدلے ایک سو روپے کا سکہ ملا اور اسی حساب سے ہزاروں لاکھوں روپے کا اندازہ فرما لیجئے - اب کارخانہ دار کو تو یہ سودا پھر بھی مہنگا نہیں ہے کیونکہ وہ تین چار گنا زائد رقم ادا کر کے اگر کوئی مشینری لے آئے اور اس کی پیداوار سے اس خسارے کو پورا کرے تو وہ پھر بھی فائدے میں ہے مگر حاجیوں سے ایک کی بجائے تین روپے وصول کرنا قطعاً درست نہیں ہے - بہر حال کافی لوگوں نے روپے دیئے اور بونس پر حج کے لئے چلے آئے آخری روز تک ہم لوگ پریشان پھر رہے تھے - صبح حج آفس جاتے اور شام کو واپس آ جاتے - سارا سارا دن دفتر

کے دروازے پر بیٹھے رہتے اور نماز کے وقت اذان ہوتی سب لوگ نماز ادا کرتے حج افسر صاحب کے کمرے میں لوگ جمع رہتے حج افسر صاحب یہ کہہ کر کسی دوسرے کمرے میں چلے جاتے کہ وہاں میٹنگ ہو رہی ہے اور آپ لوگوں کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا ہے حالانکہ یہ سب ٹالنے کی باتیں تھیں اور آخری دن تک یہ ہی وطیرہ رہا۔ لوگ بے حد پریشان تھے کہ یا الٰہی یہ کیا ہو رہا ہے اگر اجازت نہیں دیتے تو اعلان ہی کر دیں خواہ مخواہ لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ سفید ریش اور نورانی چہروں والے سینکڑوں لوگ سٹیٹ بنک وغیرہ کے چکر کاٹ کاٹ کر مختلف مراحل طے کر کے حج افسر صاحب بہادر کے فیصلے کے منتظر تھے اور مسلسل پندرہ بیس روز سے دفتروں کے چکر کاٹ رہے تھے سارا سارا دن بھوک پیاس برداشت کرتے اور دفتروں کے سامنے اذانیں دے کر نمازیں پڑھتے حج افسروں کو ان کے حال پر ذرا رحم نہ آتا، نہ ہی نماز میں شامل ہوتے سوٹ بوٹ میں ملبوس ہوتے اور اللہ کے مہمانوں کو یہ تکالیف دیتے ایک حج افسر صاحب شرع کے پابند بھی تھے مگر ان کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہ تھا آخر اسی طرح جہاز چلنے کا وقت آگیا اور لوگ پریشان تھے کہ حج افسر نے فرمایا کہ جگہ سب بھر چکی ہے آپ لوگ چلے جائیں کوئی صورت نہیں ہے۔ بونس پر جانے والے لوگوں سے جگہ بھر چکی اور ان لوگوں کو جگہ نہ ملی جو کئی ہفتوں سے سٹیٹ بنک کی منظوری لے کر حاضر خدمت ہوتے رہے اور کراچی جیسے گراں شہر کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔ میں خود بھی حج افسر صاحب سے ملا اور ان سے اپنی خصوصی ملاقات کا ذکر کیا مگر وہ کہاں پہچانتے تھے صاف جواب دے دیا کہ اب کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس وقت تک میں پورا ایک ماہ پانچ روز کراچی میں پریشان ہوتا رہا اور علاوہ بے حساب روپے ضائع کرنے کے پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے۔ رات کو آخری جواب سن کر گیا اور والدہ صاحبہ سے تمام سہاروں کے ختم ہو جانے کی خبر سنائی تو وہ بھی بے حد پریشان ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑانے لگیں کہ یا اللہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے آخر تھک ہار کر یہ فیصلہ کیا کہ صبح واپس راولپنڈی کی تیاری کی جائے اور جو ہوا سو ہوا کہہ کر دل کو تسلی دے لی جائے۔ تہجد کے وقت کی مسلسل دعاؤں کا نتیجہ بھی ابھی نکلنا تھا چنانچہ اگلی صبح کو میں اپنا بریف کیس لے کر کراچی صدر کے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ صدر ریلوے سٹیشن کے قریب ہی حاجی کیمپ ہے میں نے سوچا کہ آج تو سارے حاجی چلے گئے ہونگے چلو ایک مرتبہ پھر چکر لگا آئیں میں گھر سے آٹھ دس خطوط لکھ کر لایا ہوا تھا کہ ہم لوگ فلاں روز فلاں گاڑی سے واپس پنڈی آ رہے ہیں لاہور کے احباب کو بھی خطوط لکھے تھے اور گھر والوں کو بھی مگر وہ خطوط میرے بیگ میں ہی تھے کیونکہ سیٹیں بُک کرانے کے بعد وہ خطوط حوالہ ڈاک کرنے کا خیال تھا چنانچہ میں جب حاجی کیمپ پہنچا تو وہاں سب صفائی ہو چکی تھی اور وہ سارا کاروانِ حجاج جن کے ساتھ ہم اکثر نمازیں ادا کرتے رہے اور ان کی معیت کی دعائیں مانگتے رہے وہ سب سفینۂ حجاج میں بیٹھ چکے تھے جو سمندر میں کھڑا تھا اور روانگی کا وقت قریب تھا۔ جب ایک صاحب کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ بے اختیار چلا اٹھے "ارے غنی صاحب آپ اب آئے ہیں؟" "کیوں قبلہ کیا بات ہے؟" میں نے حیرت سے پوچھا" اجی صاحب! ہم سب لوگ تو ساری رات یہاں پڑے رہے اور آج صبح سب لوگوں کی التجاؤں کا بارگاہِ ایزدی سے جواب آیا کہ تم فکر نہ کرو یہ حج افسر کچھ بھی کرتے رہیں تم کو ہمارے ہاں آنا ہی ہے اور پھر سب لوگوں کے نام پکارے گئے۔ آپ کے نام کا بھی اعلان ہوا تھا مگر جو لوگ اس وقت یہاں موجود تھے ان کے پاسپورٹ لے لئے گئے اور باقی سب کی قسمت کے دروازے بند ہیں یہ سن کر بے حد پریشان ہوا کہ یہ حج افسر ہیں یا چوں چوں کا مربع ہیں۔ آخر کوئی تو انسانیت ہونی چاہیئے کہ لوگوں کو اتنا عرصہ انتظار میں رکھا اور آخری جواب بھی دے دیا مگر اب پھر لوگوں کو لے بھی جا رہے ہیں چنانچہ میں جلدی جلدی صبح ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آپ کے پاس کئی روز سے آ رہا ہوں اور کل آخری جواب مل گیا تھا آج اتفاقاً آیا تو معلوم ہوا کہ آپ نے لوگوں کے ناموں کا اعلان کیا ہے وہ بولے کہ آپ اس وقت ہوتے تو ٹھیک تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ جہاز چلنے ہی والا ہے۔ اس جواب نے مجھے اور بھی پریشان کر دیا اور میں گھبرایا ہوا ہیڈ کلرک کے پاس گیا وہاں پر میرے کاغذات اوپر ہی رکھے تھے میں نے وہاں پر ہوشیاری سے کام لیا اور اتفاق سے چونکہ میرے پاسپورٹ میرے بیگ ہی میں تھے وہ میں نے نکال کر ان کے سامنے رکھے انہوں نے فوراً لے کر مجھے مہر لگا دی کہ جلدی سے ٹکٹ کے پیسے جمع کراؤ اور جہاز پر چلو میں نے فوراً ٹیکسی لی اور گھر سے ٹکٹ کی رقم لی جب والدہ صاحبہ کو بتایا کہ اللہ میاں نے فرمایا ہے کہ پنڈی کی سیٹیں ریزرو نہ کراؤ تمہاری سیٹیں مکہ معظمہ کی منظور ہو چکی ہیں تو وہ حیران رہ گئیں اور ہم اس طرح جلدی جلدی تیار ہو کر ٹکٹ لے کر جب ہم جہاز پر پہنچے تو وہ آخری سیٹی بجا رہا تھا اور ہم جلدی جلدی جہاز پر سوار ہو گئے۔ بحرین جانے والے جہازوں میں جو لوگ سفر کرتے ہیں بچارے ہر جگہ سے سارے لوازمات مہیا کر کے بھی ٹکٹ دینے والے کلرکوں اور ایجنٹوں کو دو دو سو روپے رشوت بھی دیتے ہیں اللہ نے ہمیں اس سے بچا لیا اور ہم سفینۂ حجاج پر چڑھے ہی تھے کہ سیڑھی اٹھا لی گئی اور جہاز جدہ کے لئے کراچی سے روانہ ہو گیا نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور روانہ ہونے کے وقت حاجیوں کے چہروں پر خوشی اور غمی کے اثرات تھے۔ خوشی اس بات کی کہ ان کی زندگی بھر کی خواہش پوری ہو رہی تھی اور وہ اپنے مولا کے گھر جا رہے تھے اور غم اپنے لواحقین سے جدائی کا جو کراچی کے ساحل پر کھڑے ہوئے رومال ہلا رہے تھے اور سفینۂ حجاج تین ہزار حاجیوں کو لے کر رواں دواں جا رہا تھا۔ سفینۂ حجاج دس منزلہ جہاز ہے اور اس کے اندر نہایت ہی آرام دہ جگہ ملتی ہے مستورات اور مردوں کے لئے الگ الگ وضو اور غسل کا اہتمام ہے۔ کھانا نہایت اچھا اور بروقت ملتا ہے سٹاف بڑا اچھا ہے اور نماز کا باقاعدہ انتظام ہے۔ مسجد میں قبلہ کے رخ کا بار بار انتظار رہتا ہے۔ تہجد کے وقت باقاعدہ اعلان ہوتا ہے۔ جہاز کے ہر کمرہ میں لاؤڈ سپیکر لگا ہوا ہے اور بیٹھے بٹھائے اذان کی آواز پہنچتی ہے تبلیغی جماعت باقاعدہ حاجیوں کی رہنمائی کرتی ہے اور حج کے مسائل بتاتی ہے۔ جہاز ایک نہایت ہی پاکیزہ ماحول تھا۔ صبح لاؤڈ سپیکر پر تلاوت کے ریکارڈ حمدِ باری

کی نظمیں وغیرہ بھی سناتے ہیں جو شرک و بدعات سے پاک ہیں اور دل کھینچتا ہے ایک کمرہ میں امیر الحج کا دفتر ہے جو حجاج کی ہر طرح خدمت کرتے ہیں ڈاکٹر بھی باقاعدہ ہیں اور زیادہ بیمار ہو جائے پر حاجیوں کو ہسپتال میں داخل کر لیتے ہیں جو جہاز کے اندر ہی ہے - جہاز میں تار بھجوانے کا بھی انتظام ہے پہلے دن ہم لوگوں نے پاکستانی ٹائم سے اپنی گھڑیاں آدھ گھنٹہ پیچھے کیں دوسرے روز مزید ایک گھنٹہ پیچھے کیں اور تیسری مرتبہ پھر آدھا گھنٹہ ٹائم پیچھے کیا گویا کل دو گھنٹے وقت پیچھے کیا گیا اسی کے مطابق نماز دن کے اوقات کا اعلان ہوتا رہا اور اذان ہوتی رہی اور جماعت کے ساتھ ہم نماز پڑھتے رہے - جدہ آ کر ۵ گھنٹے ٹائم آگے کیا گیا

یہ جہاز ۱/۲ ۵ روز میں کراچی سے جدہ پہنچتا ہے اور پھر واپس آ کر سواریاں لیتا ہے پانچ چکر لگاتا ہے۔　　(باقی آئندہ)

انجمن خدام القرآن شہر قصور کا انتخاب

آج مورخہ شہر قصور کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری صدر انجمن اصلاح معاشرہ شہر قصور مسجد میاں بوٹے والی کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا جس میں مدرسہ قاسمیہ تجوید القرآن" کوٹ مراد خاں قصور کی انتظامیہ کمیٹی بنام" انجمن خدام القرآن شہر قصور" کی تشکیل کی گئی - اور مندرجہ ذیل حضرات بالاتفاق رائے عہدے دار منتخب ہوئے -

سرپرست اعلیٰ :- جانشین حضرت شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم امیر انجمن خدام الدین لاہور -

صدر :- جناب حاجی فضل الٰہی صاحب مالک مدینہ آئس فیکٹری قصور -

نائب صدر ا :- جناب حاجی محمد دین صاحب آرے والے قصور

نائب صدر ۲ :- جناب حاجی محمد حسن صاحب شیر فروش کوٹ مراد خاں قصور -

ناظم اعلیٰ :- جناب ماسٹر غلام محمد صاحب کوٹ مراد خاں قصور -

نائب ناظم :- جناب مستری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار

خزانچی :- جناب قاری حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن قصور -

ناظم نشر و اشاعت : جناب مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری -

علاوہ ازیں پانچ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ اور بارہ اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا -

چوہدری برکت علی رکن شورای انجمن
خدام القرآن قصور

قرار داد تعزیت

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف امیر تبلیغی جماعت کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت مولانا کے انتقال پر ملال کو مسلمانانِ عالم کے لئے نقصانِ عظیم سمجھتا ہے - حضرت مولانا اس مادی دور میں اسلاف کی نشانی تھے اور ان کے جذبہ تبلیغ اور اسلامی غیرت و حمیت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی یاد تازہ ہوتی تھی اور صحیح معنوں میں جانشینان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک تھے -

ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت مولانا کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور جس مقصد اور مطلب کی خاطر انہوں نے سفر کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کی اللہ تعالیٰ اس میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں -

یہ اجلاس حضرت مولانا رح کے پسماندگان خصوصاً حضرت الحاج مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے - اور ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس رائے پوری رح نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے بعد یہ دوسرا بڑا صدمہ ہے جو حضرت شیخ الحدیث کو پیش آیا کاش ہم ان کا درد بٹا سکتے اللہ تعالیٰ ان کو صبر و شکر کا رفیع مقام عطا فرمائیں، تمام مسلمانانِ عالم جن کی دینی سعادت و فلاح کے لئے حضرت مولانا کے شب و روز گزرتے تھے عموماً اور تبلیغی جماعت کے لاکھوں افراد سے جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں خصوصاً دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائیں اور قادر و قیوم خدا ان حضرات کو اور زیادہ تبلیغی کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے -

محرک فاضل رشیدی مدیر ادارہ

مسٹر پرویز اور تعلیمی ادارے

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا یہ سالانہ اجتماع محکمہ تعلیم اور حکومت مغربی پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسٹر غلام احمد پرویز کی سکولوں اور کالجوں میں آمد پر پابندی لگائے - کیونکہ وہ تعلیمی اداروں میں آ کر قرآن اور اسلام کے نام پر اپنے ذاتی افکار و نظریات کا پرچار کرتے ہیں جن کا اسلام اور قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے -

جمہور عوام دین کی اساس قرآن و سنت کو سمجھتے ہیں اور آج تک مسلمان کسی ایسے اسلام سے آشنا نہیں جو صرف قرآن سے قرآن فہمی کے نتیجے میں ہمارے سامنے پیش کیا جائے - اور تشریحات نبوت یعنی احادیث نبوت اور اقوال و اعمال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یکسر نظر انداز کیا جائے - حالانکہ مسٹر پرویز علانیہ ایسے نئے دین کی تبلیغ کرتے ہیں جو صحیح معنوں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مفلوج کرنے کی علانیہ سازش ہے

ان حالات میں جامعہ رشیدیہ کا یہ اجلاس احتجاج کرتا ہے کہ ایسے فتنہ کے فروغ میں حکومت اور محکمہ تعلیم خصوصی طور پر ملوث کیوں نظر آتا ہے اس قرار داد کا خصوصی پہلو یہ ہے کہ مسٹر پرویز کے لادینی خیالات سے قوم کی بچیوں کے پاکیزہ ذہنوں کو محفوظ رکھا جائے - مبادا پوری مسلمان قوم بے دین ماؤں کی آغوش میں آنکھیں کھول کر دین اسلام سے دور ہوتی چلی جائے لہذا نئی پود کو زندقہ و الحاد کے سیلاب سے بچانے کے لئے مسٹر پرویز کا تعلیمی اداروں میں لٹریچر اور خطاب ممنوع قرار دیا جائے -

محرک :- فاضل رشیدی جالندھری مدیر ادارہ

اپیل

مدرسۃ البنات کو اپنے مکان کی اشد ضرورت ہے (جس کے لئے کم از کم بیس ہزار روپیہ درکار ہے -)

مدرسۃ البنات میں روز بروز لڑکیوں کے اضافہ کے پیشِ نظر مزید استانیوں کی ضرورت ہے (جو فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے متعین نہیں کی جا سکیں) ان تمام ضروریات کے لئے تقریباً پچیس ہزار روپیہ کی مدرسۃ البنات کو ضرورت ہے - لہذا تمام دین پسند اور دینی تعلیم کے حامی حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ عشر و زکوٰۃ و خیرات اور دوسرے صدقات واجبہ و نوافلہ مدرسۃ البنات کو دے کر ثواب دارین حاصل کریں -

ترسیل زر کا پتہ :- منظور احمد شاہ کہروڑی ناظم
مدرسۃ البنات اہلسنت - فرید آباد
ملتان شہر

حضرت جی نمبر

ادارہ خدام الدین کے فیصلہ کے مطابق "حضرت جی نمبر" انشاء اللہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس کی اشاعت دو ہفتہ کے لئے مؤخر کر دی گئی ہے - اب یہ نمبر بجائے ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء کے ۴ جون ۱۹۶۵ء کو منصہ شہود پر آئے گا - مضمون اور حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر دھڑا دھڑ موصول ہو رہی ہیں اور اس خیال سے نمبر کی ضخامت کو بڑھا دینے کا فیصلہ ہوا ہے - ایجنٹ حضرات جلد از جلد اس خصوصی اشاعت کے لئے اپنے آرڈر بک کروا لیں -

ضخامت ——— ۶۰ صفحات　　موجودہ سائز ——— ۲۰" × ۳۰" / ۴

ہدیہ :- ——— ۱۲ آنے (۷۵ پیسے)　　(ادارہ)

بقیہ:- اداریہ

مارا گیا تو میری لاش کو دیکھ کر دشمن یہ نہ کہے کہ پیچھے کے لئے آیا تھا بلکہ یہی اندازہ کرے کہ اللہ کی راہ میں قربانی دینے کے لئے آیا تھا۔ پھر مسلمان کے سامنے تو موت کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ اگر ہم زندہ رہے تو غازی کہلائیں گے اور مر گئے تو شہادت کا درجہ پائیں گے۔"

غرض ہم نے جہاں تک پاکستانی افواج کے حوصلے (morals) کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اتنا بلند ہے کہ بے اختیار انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ خدا کی ذات پر بھروسہ، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت اور ملک و قوم کی عزت پر مرمٹنا ہی وہ خصوصیات ہیں جو ایک مومن کو کافر سے ممتاز کرتی ہیں اور اگر یہ خصوصیات مسلمان سے نکل جائیں تو کافر اور مومن میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہی وہ اوصاف ہیں جن کی بدولت ہماری فوج کا حوصلہ بلند، ان کے عزائم جواں اور ارادے مضبوط اور غیر متزلزل ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بھارت کو جلد ہی پاکستانی افواج کی قوت ایمانی کے سامنے سرنگوں ہونا پڑے گا اور پاکستانی باشندے بھارت کے دانت کھٹے کر کے دم لیں گے۔

ہم ان الفاظ کے ساتھ، وزیر خارجہ کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور انہیں مبارک باد دیتے ہیں کہ انہوں نے صحیح وقت پر صحیح بیان دے کر ملک و قوم کے وقار کو بلند کیا اور مزاج شناس ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

بقیہ:- مجلسِ ذکر

آئے چاہے حلال راستے سے۔

ہمارے صدر چین گئے اور واپسی پر ناچنے گانے والے رقاصوں کا ثقافتی گروہ وہاں بھیج دیا۔ وہاں کے لوگ کیا خیال کریں گے کہ یہ ہے اسلام اور مسلمانوں کا تمدن۔ نعرہ تو تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے لا الٰہ الا اللہ یہاں اللہ کے قوانین کے علاوہ اور کسی قانون کی حکومت نہیں ہو گی لیکن جب سے پاکستان بنا ہے اسلام سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ غیر اسلامی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں ناچ گانے، طبلہ سارنگی کو ختم کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ لیکن پاکستانی حکومت جو اسلام کا دعویٰ کرتی ہے۔ اس کو فروغ دے رہی ہے اور ایسے ثقافتی اداروں کو مستقل امدادیں دے رہی ہے۔ لیکن دینی اداروں کو اور مدرسوں کی کسی قسم کی امداد نہیں ہے جو کہ اسلامی حکومت کا اہم فریضہ ہے۔

حضرتؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ بنیا سارے اندھا کوئی کوئی اور عقلمند سارے پاگل کوئی کوئی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اندھے سارے بنیا کوئی کوئی اور پاگل سارے عقلمند کوئی کوئی اور حقیقت بھی یہی ہے آج حکومت کی طرف سے رقص و سرود کے ثقافتی گروہوں کو غیر ممالک میں بھیجنے کے لئے ان کو امداد دی جاتی ہے۔ لیکن جو مسلمان حج اپنے خرچ پر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو رکاوٹ ہے۔ کیا یہ صریح اسلام اور قرآن کی مخالفت نہیں ہے

محترم حضرات! ان حالات میں آپ پر فرض ہے کہ آپ اپنی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ جائز طریقوں سے دولت کمائیں۔ اپنے فرائض کو ادا کریں۔ ذکر اللہ کثرت سے کریں یہی توشۂ آخرت ہے۔ دنیا کی ساری دولت اولاد وغیرہ توشۂ آخرت نہیں ہے۔ جو چلا جائے اس کا غم نہ کریں۔ ہر حال میں شکر کرتے رہیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ جہاں تک ہو سکے دوسروں کی اصلاح کریں۔ لوگوں کو نمازی بنائیں خود بھی رزق حلال کھائیں اور اپنی اولاد کو بھی رزق حلال کھلائیں۔ تاکہ وہ دیندار اور فرمانبردار بنیں۔ ان کو دین کی تعلیم دلائیں یہی چیزیں آخرت کی نجات کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ

مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلورکوٹ تحصیل بھکر ضلع میانوالی کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۳-۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۵-۱۶ مئی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ - اتوار منعقد ہوگا جس میں پاکستان کے مشائخ عظام اور جید علماء کرام اور شعراء اسلام اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں گے تمام برادران اسلام سے التماس ہے کہ اس خالص دینی مذہبی اصلاحی جلسہ میں تشریف لاکر ثواب دارین حاصل کریں۔

اسماء گرامی علماء کرام ومشائخ عظام

(۱) خطیب پاکستان حضرت مولانا الحاج قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان متوقع آمد (۲) حضرت مولانا مولوی حافظ الفاری ابوذر سید عطاء المنعم صاحب بخاری جانشین حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ - (۳) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام سرحد طور وضع مردان (۴) حضرت مولانا مولوی مناظر اسلام لال حسین اختر صاحب صدر المبلغین تحفظ ختم نبوت پاکستان وغیرہ

راہ ہدایت کتاب مفت

میں نے بدعات کے موضوع پر ایک کتاب بنام "راہ ہدایت" چھپوائی ہے۔ اس میں نہایت نرمی اور خوش خلقی سے اپنے بدعتی بھائیوں کو قرآن حکیم سے مدلل طور پر سمجھایا گیا ہے۔ اس میں دلآزاری سے گریز کیا گیا ہے خط لکھ کر مفت طلب کریں۔

پتہ: مصنف - حاجی مشتاق [illegible] حافظ حاجی مشتاق حنیف [illegible] پور

خدام الدین کی توسیع واشاعت میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں

فلاح کی تین صورتیں

فرمودہ رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

از قاری محمد خان نسیم - مدرسہ تعلیم القرآن - ٹبل ضلع ہزارہ

دین اسلام سے تعلق رکھنے والے جانتے بھی ہیں اور مانتے بھی کہ جس طرح جامع الادیان ہے۔ اس طرح نبی آخر الزمان کا ہر قول و کلام بھی جامع الکلام ہے۔ قرآن کریم شاہد ہے کہ آنحضرت صلعم نے جو بھی اور جس وقت بھی کچھ ارشاد فرمایا ہے تو من حیث رسول، اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایت و اشارت سے فرمایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا ہر فرمودہ معانی اور مطالب کے اعتبار سے ایک بحر زخار ہے جس کی پہنائیوں اور وسعتوں تک کماحقہ پہنچنا ہرکس و ناکس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ وہ بحر بیکراں ہے جس میں اگر کوئی فدائے رسالت غوطہ زن ہوتا ہے تو عشق و محبت کے نشہ میں نہ تو کسلمندی محسوس کرتا ہے اور نہ ہی آتش عشق میں کوئی کمی دیکھتا ہے۔ مگر جس طرح اس بحر عشق کا احاطہ کرنا ناممکن ہے اس طرح اس وادیٔ پر شوق میں داخل ہونا بھی انسان کی ذاتی کوششوں سے بالاتر ہے غالباً اسی سعادت کو مدنظر رکھ کر کسی نے کہا ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خداوند کریم ہر مسلمان کو محبت رسول سے سرشار ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین:-

یوں تو نبی آخر الزمان کی زبان حق ترجمان سے نکلا ہوا ہر جملہ خواہ حروف کے اعتبار سے وہ کتنا ہی بے وزن کیوں نہ ہو اپنے اندر حکمت و فضیلت و اکملیت کا خزینہ و دفینہ رکھتا ہے۔ مگر آج کی محفل میں حضور سرور کائنات کے جس ارشاد عالیہ سے بحث ہے وہ یہ ہے۔ فرمایا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ

ترجمہ:- کامیاب ہوا وہ جس نے اسلام قبول کیا اور رزق بقدر ضرورت اسے دیا گیا، و نیز ماحصل پر اسے اللہ تعالیٰ نے قناعت نصیب فرمائی۔

انسانی نجات اور کامیابی کی جن تین صورتوں کو جس حکمت اور جامعیت کے ساتھ یہاں بیان کیا گیا ہے اس کے حق میں احتیاط اور اختصار کا تقاضہ تو یہی ہے کہ کہہ دیا جائے کہ "دریا بکوزہ"، ہے مگر جذبہ عشق متقاضی ہے کہ کوزہ لبتہ میں اپنی خداداد استعداد کے مطابق ایک ایسا رخنہ ضرور پیدا کیا جائے جس سے دریائے خیر و برکات ایک ایسا سیلاب بن کر نکلے اور تشنگان علوم نبوت و عاشقان کوئے رسالت دل کھول کر سیراب ہو سکیں - اور راقم الحروف کا نام بھی یوسف علیہ السلام کے خریداروں کی فہرست میں شامل ہونے والی اس بڑھیا کی طرح "عشاق نبوت" کی فہرست میں آ جائے جس نے یوسف علیہ السلام کو خریدنے کی غرض سے سوت کی ایک بے قیمت و بے وقعت انٹی بطور ثمن پیش کی تھی ... ورنہ

چہ نسبت خاک را، بعظمت پاک

کامیابی کی پہلی صورت

سے مراد وہ عام دعوت ہے جو بلا امتیاز رنگ و نسل ساری دنیائے انسانیت کو اسلام کی صورت میں دی گئی ہے اور اس دعوت عامہ کو قبول کرنے میں کامیابی اس لئے مضمر ہے کہ انسانی عقلاء و فضلاء انفراداً و اجتماعاً محاسن کی جتنی طویل فہرست بھی مرتب کریں وہ تمام محاسن ایک ایک کرکے اسلام کے اثاثہ میں موجود ہیں۔ [illegible] یہی نہیں کہ اسلام محض محاسن کی نشاندہی کرتا اور ان کے حصول کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اسلام جہاں محاسن کی پرچار کرتا ہے وہاں وہ قبائح سے بھی بحث کر کے ہر قبیح کے قبح اور وجہ قباحت کو بھی طشت از بام کرکے بنی نوع انسان کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

[illegible] الگ بات ہے کہ معاندین اسلام کے نزدیک نیکی اور نیک باشی، بدی اور بدمعاشی کا معیار خانہ ساز اور خود تراشیدہ ہے اور ممکن ہے کہ اس عناد کی بنیاد پر وہ اسلام کے قائم کردہ معیار خوب و ناخوب سے بے اعتنائی کا مظاہرہ کریں۔ لیکن اس صورت میں معاملہ کی نوعیت بعینہ یوں ہو گی کہ کوئی [illegible] دہاڑے اپنی آنکھیں بند کر کے کہنے لگے کہ سورج کی روشنی سے دنیا منور نہیں بلکہ دنیائے آب و گل تیرہ و تاریک ہے۔ ظاہر ہے کہ اس صورتحال سے نہ تو سورج کی ذات پر کوئی اثر ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کی صفات اس سے متاثر ہو سکتی ہیں۔

غیر مسلم قومیں زبان سے اسلام کی افادیت اور بنی نوع انسان کے لئے اس کی موزونیت سے ہزار انکار کریں۔ مگر ان کے قلوب اسلام کی حقانیت کے اگر قائل نہیں تو اس کی اثر آفرینی سے مرعوب ضرور ہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر مسلموں سے بعض تگر چوٹی کے حق بین قسم کے افراد نے اپنی علمی مجالس اور محافل میں اسلامی تعلیمات کے انسانی فطرت کے عین موافق ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اسلام کیا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہمیشہ اٹھایا گیا ہے مگر جواب ہر دور میں یہی کافی اور مسکت رہا ہے کہ یہ ایک ایسا ضابطہ عمل و کردار ہے جو انسان کو جی چاہی زندگی کے خلاف خدا چاہی زندگی بسر کرنے پر مامور و مجبور کرتا ہے اور یہ امر و مجبوری انسان پر اس لئے مسلط ہوئی ہے کہ جی چاہی زندگی بسر کرنا خاصہ حیوانات ہے اور رب چاہی زندگی اختیار کرنا انسانیت کا امتیازی نشان ہے۔ اور یہ امتیاز حاصل کر لینا ایک ظاہری کامیابی و کامرانی ہے۔

دوسری صورت

مخصوص ہے ان لوگوں کے لئے جو دولت اسلام سے سرفراز ہوئے ہیں اور اس سرفرازی کے ساتھ ساتھ ان کو رزق بقدر ضرورت بھی حاصل ہے۔

رزق بقدر ضرورت کے حصول کو کامیابی اور فلاح اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ جس طرح ضرورت سے کم رزق کے حصول پر کامیابی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ضرورت سے زائد رزق بھی اسلام کی مطلوبہ کامیابی کے منافی ہے۔ مگر یہاں رزق کے معانی مجرد خورد و نوش کی اشیاء تک محدود نہیں بلکہ یہاں رزق سے مراد وہ تمام ضروریات زندگی ہیں جن کے بغیر انسانی زندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے۔ ان معانی کے اعتبار سے اگر کہا جائے کہ زندگی کے مادی وسائل کا فقدان ہزار نامرادیوں کی جڑ ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ مگر اس سے بھی بدرجہا بدتر نامرادی وہ ہے جو ضروریات زندگی کی فراوانی کی صورت میں انسان پر مسلط ہو جایا کرتی ہے تاریخ گواہ ہے کہ انسانیت کو جتنا نقصان غربت و افلاس نے پہنچایا ہے اس سے کہیں زیادہ اور بہت زیادہ نقصان امارت اور دولت مندی نے پہنچایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کامیابی کا راز نہ تو افلاک و افلاس کو قرار دیا ہے اور نہ ہی امارت اور سرمایہ داری کو ۔۔۔۔ بلکہ دونوں حالتوں کے بین بین کامیابی کو پوشیدہ رکھا ہے۔ تاکہ اشرف المخلوقات، اشرف الامم کا خطاب پا کر نہ تو نکھٹو بن کر دوسروں کا دست نگر بننے کی ذلت اٹھائے اور نہ دولت سمیٹ کر قارون وقت اور فرعون زمانہ بن کر خدائے کریم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی ضلالت کمائے۔

اسلام دلائل کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ زیادہ تر خداوند تعالیٰ سے سرتابی اور بغاوت میں ابتدائے آفرینش سے انہی لوگوں کے ہاتھ رنگین رہے ہیں اور ان ہی لوگوں پر خدا چاہی کامیابی و کامرانی کے دروازے بند رہے ہیں جو ضرورت سے زیادہ اشیائے زیست کے مالک و متصرف ہیں۔ برخلاف ان کے وہ لوگ جن کو قوت لایموت حاصل ہے وہ اکثر و بیشتر خداوند کریم کے تابع فرمان و مطیع حکم ہیں۔ یقین نہ آئے تو اپنے ہی زمانہ میں دیکھ لیجئے۔ باستثنائے چند وہی طبقہ زیادہ تر عیاش اور بدکردار ہے جو اپنے گرد و پیش ضروریات زندگی کا ایک انبار لگائے رکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر مذکور الصدر کامیابی کا حصول جب ہی ممکن ہے کہ انسان نہ تو تارک دنیا بن کر رہبانیت کا مظاہرہ کرے اور نہ ہی طالب دنیا بن کر دہریت کو جنم دے۔ بلکہ اعتدال کی سی کیفیت اختیار کر کے ضروریات معاش سے اتنا تعلق قائم رکھے کہ اس کی انسانی زندگی رضائے مولیٰ کی راہ پر چلنے کے لئے قائم رہ سکے۔ یہی مقصد ہے جس کے حصول کے لئے رزق بقدر ضرورت کو "کامیابی" کا ایک درجہ تبلایا گیا ہے۔

تیسری صورت

قناعت ہے اور نجات کی یہ صورت بھی خاصی اہم ہے۔ جو کہ دو صورتوں کی طرح یہ بھی بجز فضل خداوندی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کی اہمیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان فطرتاً حریص لالچی ہے جو زندگی کے ہر مرحلہ اور معیشت کے ہر درجہ میں نیچے سے اوپر کے لئے اور تھوڑے سے "بہت" کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے اور اپنی تگ و دو میں وہ برے بھلے اور حرام و حلال کی تمیز سے بے نیاز رہتا ہے اور یہ وہ خاصہ ہے جس میں انسان کے ساتھ حیوان بھی برابر کا شریک رہتا ہے

آج کل اور آج سے پہلے کے ادوار میں چوری چکاری، لوٹ کھسوٹ مار دھاڑ اور فریب کاری و دھوکہ بازی اور اس نوع کی دوسری بد اخلاقیوں کا سبب وحیدہ اللہ میاں کے دیئے پر صابر و قانع نہ ہونا ہے اور اس سے بچاؤ کی کامیاب تدبیر یہ ہے کہ انسان اپنے رب کے ہر سلوک کو اپنے حق میں مناسب موزوں اور بہتر تصور کرے اور اس تصور کو پختہ بنیادوں پر قائم و دائم رکھنے کے لئے انسان اپنے اوپر والوں کو نہ دیکھے بلکہ ہمیشہ اپنے سے نچلے درجہ والوں پر نگاہ رکھے، ایسا کرتے ہوئے وہ بے شمار ایسے افراد کو پا سکے گا جو ہر لحاظ سے اس سے کمتر اور کہتر ہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ ایک طرف تو اسے اپنی موجودہ اور دوسروں سے بہتر و بالاتر حالت پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گذاری کا موقعہ ملے گا۔ اور دوسری طرف ذات باری کے دیئے ہوئے پر اسے قناعت اختیار کرنا بھی نصیب ہو گی اور وہ لالچ، حرص، حسد اور اسی قبیل کی دوسری قبیح حرکات و سکنات سے محفوظ رہ کر عند اللہ "کامیاب و کامران" کہلائے گا۔

بقیہ:۔ صلح و آشتی کا پیغام

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس سعی خراشتی کا اجر عطا فرمائے، سابقہ غلطیاں کوتاہیاں نظر انداز فرمائے۔ باقی علماء کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ بھی اپنے آپ کو صحابہؓ اور تابعین کے دین کی خدمت کے لئے میدان میں لے آئیں۔ انشاء اللہ دشمن کا ان کا لوہا ماننے گا۔

بقیہ:۔ خطبہؒ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نعمت کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلائے اور عاشورہ کے دن کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کی سعادت نصیب فرمائے

جامعہ عربیہ رشیدیہ بھکر میں جمعیۃ الطلبا کا قیام عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں :۔ (۱) صدر۔ حافظ اعجاز علی صاحب (۲) نائب صدر مفتی بشیر احمد صاحب (۳) ناظم اعلیٰ۔ محمد اقبال (۴) ناظم شعبہ نشر و اشاعت۔ قاضی عبدالخالق صاحب۔

محمد اقبال منتظم جامعہ رشیدیہ بھکر

بچوں کا صفحہ

حضرت مولانا رومیؒ

علاج آتشِ رومی کے سوز میں ہے تیرا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں

ثروت نیاز - منڈی بہاؤالدین

آپ کا نام محمدؐ - جلال الدین لقب - عرف مولانائے روم - حضرت ابوبکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے آپ بہت بڑے ولی اللہ گذرے ہیں - علم و فضل میں یکتائے روزگار تھے - آپ عشقِ حقیقی کے تیزرو مسافر تھے - عموماً کہا کرتے تھے کہ "میرے اور محبوب کے درمیان کرُتے بھر کا بھی فرق نہ رہے" مولانا کی پیشانی پر بچپن ہی سے سعادت کا ستارہ چمکتا تھا - آپ ۶۰۴ھ میں بمقام بلخ پیدا ہوئے - مولانا نے علوم و فنون اپنے والد بزرگوار کے مرید سید برہان الدین محقق سے حاصل کیا تھا - مولانا کی عمر ۲۵ سال کی تھی - کہ والد کا انتقال ہو گیا - مولانا نے تمام علوم درسیہ میں نہایت اعلیٰ درجہ کی مہارت پیدا کی - اور عربیت - فقہ - حدیث - تفسیر اور معقول میں یہ حال تھا - کہ جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تو لوگ ان ہی کی طرف رجوع کرتے تھے -

ان کی زندگی دوسرا دور شمس تبریز کی ملاقات سے شروع ہوتا ہے - ایک دن مولانا گھر میں تشریف فرما تھے - تلامذہ آس پاس بیٹھے تھے، چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا - کہ اچانک ایک آدمی دروازے سے داخل ہوا - یہ شمس تبریز تھے - پوچھا یہ کیا مولانا نے کہا یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے - یہ کہنا تھا کہ تمام کتابوں میں آگ لگ گئی - مولانا نے پوچھا یہ کیا شمس نے کہا یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے اور یہ کہہ کر غائب ہو گئے - مولانا روم شمس تبریز کے عاشق تھے - مولانا اولاد مال چھوڑ کر چل کھڑے ہوئے - سخت پریشان ہوئے - مگر وہ نہ ملے - ایک دن اچانک ایک غیبی آواز آئی کہ اے رومی جاؤ - تو چل کھڑے ہوئے قونیہ کے سرائے میں ایک چبوترہ پر شمس کو چند آدمیوں کے ساتھ پایا - تبریز سمجھ گئے کہ یہ وہ ہی شخص ہے جس کے متعلق بشارت ہوئی تھی - کافی دیر تک دونوں بزرگ باتیں کرتے کرتے اس نتیجہ پر پہنچے شمس نے پوچھا کہ حضرت بایزید بسطامی کے ان دو واقعات میں کیونکر تطبیق ہو سکتی ہے - ایک طرف تو یہ حال ہے کہ تمام عمر اس خیال سے خربوزہ نہ کھایا کہ نہ جانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کس طرح کھایا - دوسری طرف یہ نسبت فرماتے ہیں - سبحانی ما اعلم لشانی - حالانکہ رسول اللہ صلعم باینہمہ جلالت شان فرمایا کرتے تھے - کہ میں ایک دن ستر دفعہ استغفار کرتا ہوں اور ہر روز قرب کا ایک درجہ بلند ہوتا تو آپ پر ہوتے اس کو بہت نیچا پاتے - تو سخت استغفار فرماتے - ان کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہوئیں - مولانا روم وعظ اور مجلس میں پیش پیش ہوتے تھے - سلاطین اور ملوک میں بھی آپ کو کافی درجہ حاصل تھا، تبریز کی ملاقات کے بعد ان تمام چیزوں کو بیک وقت چھوڑ گئے -

اگرچہ اس کے بعد بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا مگر زیادہ تر تصوف کے نشہ میں سرشار رہتے - حالانکہ لوگ آپ کو دیوانہ پکارنے لگے - ایک دن آپ صلاح الدین زرکوب کی دکان کے سامنے سے گزر رہے تھے - کہ ہتھوڑے کی آواز سن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا - صلاح الدین شروع ہی سے خوش حال تھے - یہ دیکھنا تھا کہ سب کچھ لٹا بیٹھے - جب مولانا کو ہوش آیا تو صلاح الدین اُن سے بغلگیر ہوئے - ان کی صحبت سے مولانا کو وہ چیز مل گئی جس کی تلاش آپ کو شمس تبریز سے تھی - اس کے بعد حسام الدین کی صحبت سے فیض حاصل ہوا - ان کی مدد سے آپ نے مثنوی لکھی - جو کہ چھ دفتروں پر مشتمل ہے - مولانا عشق کا ایک آتش فشاں پہاڑ تھے - اور ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جب نہ سما سکا تو اسے مثنوی کی صورت میں کاغذ کے دامن پر قدم رکھنا پڑا - آپ ساری ساری رات نہ سوتے تھے - نماز میں سخت استغراق پکڑتے اور آنکھوں سے مِن خشیۃ اللہِ آنسو جاری ہو جاتے - اسی حال میں ساری رات جا نماز پر گذر جاتی - جاڑے کے موسم میں جسم سردی سے سکڑ جاتا - اور آنسو چہرے پر برف کی مانند جمتے جاتے - مگر اس مردِ حر کو کوئی پروا نہ تھی - آپ اکثر روزہ سے رہتے - بسا اوقات بیس بیس روز فاقوں میں گذر جاتے - آپ کو سلاطین اور ملوک کی طرف سے بہت سے تحائف آتے مگر آپ کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھتے - فیاضی کا یہ حال تھا کہ سائل کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے - ایک دفعہ گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا - تو آپ نے کہا - اے رب کریم شکر ہے تیرا کہ آج ہمارے گھر سے درویشی کی بو آ رہی ہے طبیعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی -

مولانا نے ۵ جمادی الثانی ۶۷۲ھ کو بروز یکشنبہ غروب آفتاب کے وقت اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی -

انا للہ و انا الیہ راجعون ان کا مزار قونیہ میں مرجع خلائق ہے - خدا عزوجل سے صمیم قلب سے دعا ہے - کہ ہم تمام مسلمانوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین الٰہ العالمین

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

Weekly ''KHUDDAMMUDDIN''
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر
نمبر ۶۰۴۷

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

قرآن عزیز

بہ تحشیۂ جدیدہ

رنگین — دیدہ زیب

عکسی طباعت سے مزیّن

مرتّبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ھدیہ

مجلد قسم اوّل	مجلد قسم دوم	مجلد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کرنافلی سفید کاغذ	مکینیکل گلیز کاغذ
ختم ہے	-/۱۲ روپے	-/۸ روپے

محصولڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہو گا۔

فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔

وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔

تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

المعلن ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

طیّبات ملفوظات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

نیا ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے۔
ہدیہ رعایتی - ۲/ روپے۔ محصولڈاک ایک روپیہ۔ کل تین روپے بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنے پر ارسالِ خدمت ہو گی۔

ملنے کا پتہ: دفتر انجمن خدام الدین لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشرز چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا